نادہ نمبر

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ
بے شک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا۔ جب تک وہ قوم اپنی حالت نہ بدلے

جلد ۱۶ نمبر ۱۲ و ۱۳

الحکم

۲۸ مارچ و ۷ اپریل ۱۹۱۲ء

قادیان دار الامان

ایڈیٹر

شیخ یعقوب علی تراب احمدی

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی لی جائیگی

عوام سے	۵؍
خواص سے	۱۰؍
ہندوستان سے باہر	۶؍
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے	۳؍ ۱۲

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد
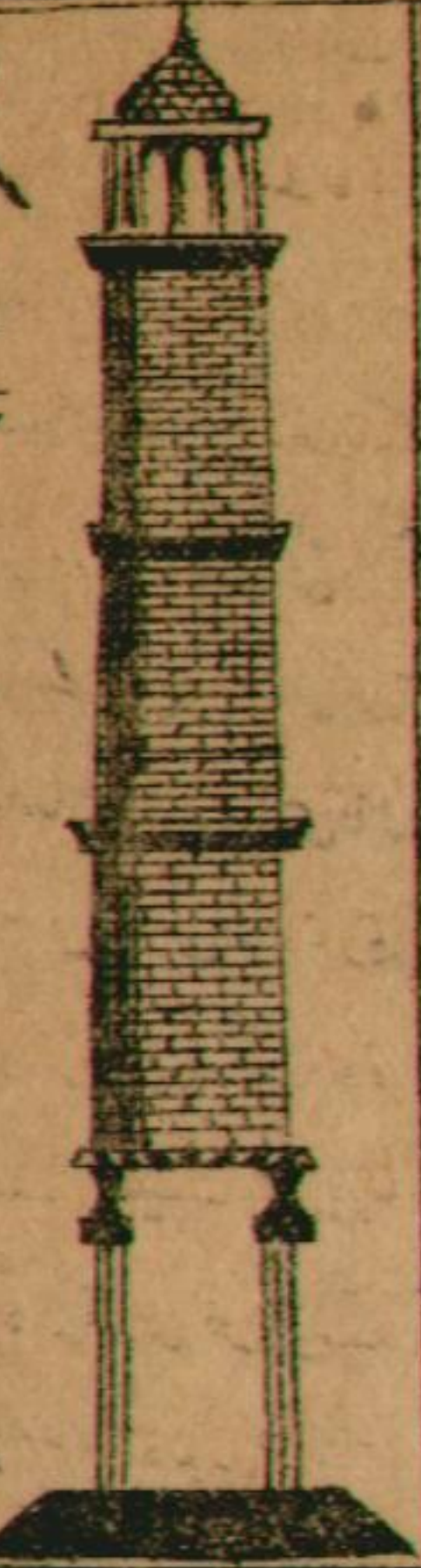
چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دو بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

قادیان دار الامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شائع ہوتا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان دار الامان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی مالک و ایڈیٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا

انہا بدعات کے بتوں کو سجدہ کر رہے ہیں پھر میں بادب پوچھتا ہوں کہ ازراہ کرم اتنا تو فرمائیں کہ وہ کونسا مابہ الامتیاز نور آپ کے پاس ہے جسے لیکر آپ ان خطوں میں جائینگے جہاں ابتک اسلام کا نور نہیں پہنچا - اور لوگ شناخت کرینگے کہ آپ لاریب ایک صادق اور زندہ اور بابرکت مذہب لائے ہیں اور یقین کرینگے کہ ان کے مذاہب اس کے مقابل مردہ اور لاشے ہیں کیا آپ حنفی مذہب کی اشاعت کرینگے یا مالکی کی - شافعی کی یا حنبلی کی - پھر یہ بھی لازم ہوگا کہ معاً چشتی مشرب کی تائید ہو یا نقشبندی کی یا قادری کی یا اور دیگر سہروردیوں کی - پھر یا سنیوں کے یہ مجموعے ساتھ لے جائینگے یا شیعوں کے قصص و روایات کے مولفات - غرض اس قدر اختلافات میں آپ میں کس فرد یا قوم نے کوئی روشن فیصلہ کی راہ طیار کی ہے - جسے غیر قوموں کے آگے پیش کرینگے - اور اگر ندوہ کے پاس ہنوز تاریک اور بے مغز لفظ ہی ہیں اور تحیر کے درطہ میں غوطے کھا رہے ہیں تو کیا وہ ایک صادق اور حقیقی رہبر کی آواز سننے کے لئے تیار ہیں جو خدا کی طرف سے حکم اور مامور ہوکر ان اختلافات کی نار سے بچاتا اور قرآن کریم کا وہی پہلا حبل متین ہاتھ میں دیتا اور ایک قوم بناتا ہے ندوہ کو معلوم ہوگا کہ آج کل امریکہ میں ایک شخص جان الگزینڈر ڈوئی نام دعوی کرتا ہے کہ وہ الیاس ہے وہ دوا کا منکر ہے اس کا گمان ہے کہ وہ دعا سے لوگوں کو اچھا کرتا ہے وہ اپنے اخبار اور رسائل میں جن کے بہت سے نمبر ہمارے پاس موجود ہیں ہزاروں آدمیوں کی شہادتیں درج کرتا ہے جو اس کے زعم میں اس کی دعا کے وسیلہ مختلف بیماریوں سے اچھے ہوئے - یہ شخص دوسرے عیسائیوں کی طرح پورا ظالم مشرک ہے اور مردہ خدا کی الوہیت اور کفارہ کیطرف دعوت کرتا ہے - اور اپنے باطل کو زینت دار الفاظ سے سجاتا ہے - عجیب بات ہے کہ بیماریاں بھی وہ پیش کرتا ہے جو نہایت خفیف اور آسان علاج پذیر ہیں اور اپنی دعا کو ان کا چارہ کار بتاتا ہے - اب کون فیصلہ کرے کہ فلاں شخص درحقیقت اس کی دعا سے اچھا ہوا - یا یوں ہی خود بخود صحتیاب ہوگیا اب اس قوم کے باطل کا ابطال کس ذریعہ ہو سکتا ہے اور کونسا مذہب حق ان کے مذہب کے مقابل پیش کیا جاسکتا ہے جس کی نسبت صریح دعوی ہو سکے کہ یہ واقعی مذہب حق ہے اور اس کی سچائی کا یہ معیار اور اس میں اور اس کے غیر میں یہ مابہ الامتیاز ہے اس کا جواب بجز اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ مقتدر خدا کا زندہ طریق ثابت کرنے کے لئے ازبس ضروری ہے کہ یہ دکھایا جائے کہ اس کے فیوض اور برکات زندہ اور دائمی ہیں اور اس امر کا ثبوت بجز اقتداری اور قاہرانہ پیشگوئیوں اور خوارق عادات امور کے اور کچھ نہیں*

کیا ندوہ کے علم میں کوئی ایسا شخص ہے جو یہ دعوی کرتا ہو کہ اسلام زندہ مذہب ہے اسلام کا خدا زندہ - اسلام زندہ - اسلام کا نبی کریم زندہ اسلام کا مرکز بیت اللہ زندہ - اسلام کی بولی عربی زندہ - قرآن نے جو خوارق اور پیشگوئیوں کا علم بیان کیا ہے اس کا سلسلہ ابتک زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا - یہ بات کسی کتاب کے مردہ اور بے برکت اور منسوخ اور مجذوم ہونے کے نشانوں سے ہے کہ اس کے مندرجہ معجزات اور خوارق بطور قصہ اور کتھا کے رہگئے - اور اب ان کا نمونہ دنیا میں موجود نہیں اور درحقیقت قابل تمسخر اور مضحکہ کے وہ مذہب اور کتاب ہے جو یہ دعوی کرے کہ اس کے برکات پہلے تو تھے مگر پھر بند ہوگئے ہیں - اور نہ اس وقت نہ تو کوئی موجود ہے اور نہ ایسا شخص کبھی پیدا ہو سکتا ہے جو ان برکات اور انعامات کا حصہ دار ہو اور دوسروں کو دے سکے اور دشمنان اسلام کو دکھا سکے جو پہلے راستبازوں کو دی گئیں - افسوس رونے اور دانت پیسنے کا مقام ہے کہ ایک مردہ اور جلد فنا ہوجانے والی اور منسوخ ہوجانے والی کتاب توریت کے اتباع اور فیض تعلیم سے بیسیوں راستباز اور منعم علیہم موسیٰ علیہ السلام کی مانند ہوئے - اور خدا نے ان سب برکات و فیوض کا وارث انھیں کیا جو حضرت موسیٰ کو دی تھیں مگر خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انفاس قدسیہ اور خاتم الکتب قرآن کریم کی یہ تاثیر اور یہ برکت کہ بدقسمتی سے وہ سارا سلسلہ ہی ختم ہوگیا اس لئے کہ نبوت پر مہر لگ گئی اور اس طرح وحی کا تار بند ہوگیا - پیشگوئیوں اور خوارق عادات کا اظہار بند ہوگیا - مصالح الہیہ سے شریعت تو تکمیل پاکر بند ہوچکی تھی اور ضرور تھا کہ ایسا ہی ہوتا مگر انعامات اور برکات اور فیوض پر کیوں مہر لگ گئی - اللہ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کیا ہوئے آپ کے ساتھ ہی سارا تانا بانا فیوض و برکات کا ادھڑ گیا - اس صورت میں خدا تعالیٰ کے اس قول کے

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کے

کیا معنی ہوئے کیا آپ حفاظت سے نقطوں کی حفاظت مراد لیتے ہیں اور اس سے آگے تجاوز نہیں کرتے اگر یہی مراد ہے تو وہ موجود ہے پھر اس کے ہوتے قوم کیوں بگڑی اور کیوں نقطوں کی ذاتی تاثیر نے خود بخود قوم پر وہی اثر نہ کیا جو اس وقت نظر آگیا اور ایک زمانہ اس کا گواہ ہوگیا جبکہ قرآن کے عمل کا نمونہ صاحب شش وجود موجود تھا ایسا نہیں بلکہ حفاظت سے مراد اس کی صورت و سیرت الفاظ اور معانی اور برکات اور تاثیرات اور فیوض سب کی حفاظت ہے - مطلب یہ ہے کہ جس زمانہ میں انسانوں کی ایسی حالت ہوجائے کہ باریتعالیٰ کی ہستی کا انکار ہوجائے اس کی صفات پر اعتراض ہوں اور زمانہ پر فسق و فجور اور بطلان اور شیطان کا سیاہ سایہ پڑجائے اور تمام صداقتیں اور حقائق حقہ استخفاف اور انکار کی نگہ سے دیکھے جائیں اور پست ہمت سفیہ دشمن قرآن پر زبان طعن دراز کریں اسوقت ایسا آدمی ضرور مبعوث ہوگا جو باطل کے ہر قسم کے حملہ کو دفع کریگا۔

---

* آخر غیرت الٰہی نے اس سیاہ دل مشرک کے چارہ کار کے لئے اپنے صادق خلیفہ حضرت مسیح موعود کے دل میں جوش ڈالا - آپ نے ایک بڑا زبردست اشتہار اسلام کی حقیت اور نصرانیت کے بطلان کے اظہار کے لئے لکھکر اس باطل کے پرستار کو مقابلہ کے لئے بلایا ہے - اور لکھا ہے کہ ہم دونوں سے جو کاذب ہوگا وہ صادق کے سامنے ہلاک ہوگا کیا ندوہ اس حربے کے سوا کوئی اور حربہ باطل کے مقابل پیش کرکے فتحمند کہلا سکتا ہے

اور اسلام کی کھوئی ہوئی عزت کو بحال کریگا - اور یوں اس ذکر کی حفاظت ہوگی - ہاں میں پوچھتا ہوں کہ ندوۃ العلماء کوئی ایسا شخص دکھا سکتا ہے جس کو یہ اختیار بخشا گیا ہو اس لیے کہ حق کا احقاق اور باطل کا ابطال اور غیر خطوں اور ملکوں میں نور اسلام کا پہنچانا تو ایسے ہی شخص کا کام ہے خشک الفاظ اور بے برکت ملا مولوی اور مبتدع صوفی کا تو کام نہیں جبکہ ندوہ کے علم اور رسائی میں ایسا شخص نہیں تو اس نے ان مقاصد کی ترتیب کے وقت کیا سوچا کیا اتنے پر قناعت کر لی کہ شہر بشہر چند خشک اور بے برکت آدمیوں کا اکٹھا ہو جانا ہی اس کام کو پورا کر دیگا - افسوس ندوہ کی حقیقی ماں ایجوکیشنل کانفرنس نے بھی ان تیرہ یا کم و بیش برسوں میں بیشمار ریزولیوشن پاس کئے - اور بیشمار روپیہ برباد کیا مگر اصل مرض کی تشخیص اور حقیقی علاج کی تلاش میں ایک قدم بھی نہ اٹھایا قوم کو بیمار مانا اور مرض یہ قرار دیا کہ انگریزی اعلیٰ تعلیم کے نہ ہونے سے یہ مریض ہلاکت کے قریب آ گیا ہے اسکا علاج علیگڑھ کالج یا ایسے انسٹی ٹیوشنوں کے سوا نہیں اور اسطرف کبھی التفات نہیں کیا کہ خدا کو ناراض کر کے یعنی حجت نیرہ کے ہوتے ہوئے قرآن کریم کے موجود ہوتے فسق و فجور کی راہوں کو اختیار کر کے اور شریعت حقہ کی پابندی سے منہ پھیر کر قوم کا یہ حال ہو گیا ہے اور ضروری تھا کہ ایسا ہوتا اس لئے کہ سورۃ فاتحہ کے اخیر میں مغضوب علیہم کے لفظ میں اشارہ ہو چکا تھا کہ ضالین یعنی نصاریٰ کے استیلا اور فتنہ کے وقت مسلمانوں کی حالت علمی اور عملی اور اخلاقی اور سیاسی بالکل یہود کی حالت کے مانند ہو جائیگی - چنانچہ خدا کے زندہ کلام کی یہ پیشگوئی صاف طور پر پوری ہو گئی اور اب کون کہہ سکتا ہے کہ قوم کے ادبار اور نکبت کی حالت ہر رنگ میں مضروب الذلت قوم یہود کی مانند نہیں - غرض مادہ پرست اور بالکل رو بدنیا اور آسمان سے قطعاً منقطع قوموں کی طرح محمدن (راس بے ادبی اور گستاخی سے خدا کی پناہ) ایجوکیشنل کانفرنس علیگڑھ نے قوم کی تباہی کے محض زمینی اور مادی اسباب قرار دیئے - اور ریفارمیسٹوں کی طرح معمولی اور ظاہری علت پر سر جھکا دیا - اگر میرے اس بیان میں اعتداء ہے تو مجھ سے زیادہ شکر گذار نہ ہوگا کہ جناب سید مہدی علی صاحب خدا کے حضور میں کھڑا ہونے کے ہول کو مد نظر رکھ کر حقیقت حقہ کے منہ سے نقاب کھولیں اور بالبداہت اسے ذہن میں رکھیں کہ ہم ان کے اجلاسوں کے مختلف پریزیڈنٹوں اور بہت سے محرکوں اور موٗیدوں کے حال و قال سے ناواقف نہیں - سوال یہ ہے کہ آیا یہ لوگ اپنے تقویٰ و طہارت اور اتباع رعایت - اور حقوق اللہ اور حق العباد کے لحاظ سے وہ لوگ ہیں جو قوم کے شیرازہ کے لئے ناقابل نقض تاگا بن سکتے ہیں - اور یہی لوگ اس زمانہ میں صحابہ کا بروز ہیں - میں یقین کرتا ہوں میں نے مختصراً بیان کر دیا ہے کہ جب تک قوم کو ابراہیمی قبلہ کیطرف متحنف کر کے متوجہ نہ کیا جائے اور سب سے پہلے یہ کام کیا جائے تب تک کچھ نہ ہوگا - اور میں نے دکھا دیا ہے کہ پہلے جب یہ قوم بنی تھی تو کن ذرائع اور اسباب سے بنی تھی اور اس کی اصلاح کے لیے کیا قانون بنایا گیا اور کیسا بابرکت اور زندہ نمونہ اس قوم کے سامنے پیش ہوا - اور اس مقنن اور ہادی کو کیا صفات اور خصائص دیئے گئے تھے جنسے قوم میں سچی اور لانظیر اطاعت کا مادہ پیدا ہوا اگرچہ ان میں ہر ایک بات طبعاً تفصیل اور بسط چاہتی تھی مگر مجھے مصلحت نے اختصار اور اجمال پر مجبور کیا - میں یقین کرتا ہوں کہ اس کے بعد ضرور یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ کارکنوں پر ایک مایوسی کا عالم طاری ہو سکتا ہے کہ اب کیا کیا جائے اور قوم کی اصلاح کے لئے ان صفات کا آدمی کہاں سے لایا جائے لہذا میں زیادہ دیر تک ڈسٹرکشن آمیز بیان کو معرض تحریر میں نہیں لانا چاہتا اور معاً سنا دینا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق منہاج نبوت پر ایک سلسلہ قائم کر دیا ہے باصاف لفظوں میں یوں کہہ دیا جائے کہ جیسا کہ زندہ خدا کی کتاب قرآن کریم نے سورہ جمعہ میں فرمایا تھا و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنی وہ رسول پاک جو اُمیوں میں مبعوث ہوا اور اُن کا تزکیہ کیا اور کتاب اور حکمت انہیں سکھائی وہ ایک اور قوم کا بھی ویسا ہی معلم اور مزکی ہوگا جو ہنوز صحابہ میں شامل نہیں - اور اس غرض کے لئے اس کی بعثت ثانی ہوگی - اب اس وعدہ کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ دنیا میں تشریف لائے ہیں - یا یوں کہو کہ حضرت غلام احمد قادیانی کے بروز میں جلوہ گر ہوئے ہیں - یا یوں سمجھو کہ خداوند علیم حکیم نے حضرت غلام احمد قادیانی کو وہی خو بو وہی برکات وہی انعامات اور وہی معجزات دیکر مبعوث فرمایا ہے - ازبسکہ زمانہ بگاڑ اور فساد میں اسی پہلی حالت پر آ گیا بلکہ فساد کیطرف زیادہ جھک گیا تھا - اور اسی تعلیم کی اسی قوت قدسی کی - ان ہی فیوض و برکات کی ان ہی معجزات و خوارق عادات کی اور مقتدرانہ جیسا [illegible] کی ضرورت تھی اس لئے غیور خدا نے اس پاک وجود کے سچے ظل اور خلیفہ کو جو اس کی اتباع اور اس کے نام میں فانی ہو چکا ہوا ہے اور اپنا کچھ نہیں رکھتا اور اس کی تعزیز اور توقیر اور تبجیل میں راتدن کوشش کرتا ہے وہ ساری قدرتیں اور طاقتیں دیکر دنیا میں بھیجا کہ از سر نو خدا کی حمد سے دنیا بھر جائے اور زہریلی سانپ کی کچلیاں نکال ڈالی جائیں سب سے پہلے اس شخص نے اور اسی نے یہ اصطلاح نکالی کہ جیسا خدا تعالیٰ زندہ اور قیوم ہے قرآن کریم بھی زندہ رسول ہے یعنی اسلام میں اور دیگر باطل مذاہب میں بڑا بین مابہ الامتیاز یہی ہے کہ جن قدرتوں اور طاقتوں اور معجز نمائیوں کا دعویٰ کسی زمانہ میں ان مذہبوں نے کیا تھا اور اب وہ بے دست و پا اور بے برکت اور مردہ ہو گئے ہیں قرآن کریم کا حال ان کے خلاف ہے اس میں یہ برکت اور تاثیر اور روح حیات ہے کہ جن کمالات اور اقتدارات کا دعوے اس کے برکات کی وساطت سے ایک زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا وہ تاثیریں اور برکات اور فیوض اور نشانات اب تک موجود ہیں اور وہ قرآن کے سچے متبع کے ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہیں -

اس لئے کہ اگر نعوذ باللہ یہ بات نہ ہو تو اس میں اور دوسری مردہ کتابوں میں کوئی فرق نہ ہوگا - یہ پہلا شخص ہے جس نے خدا کی اور تمام نبیوں کی خصوصیات کی یعنی وحی کی مکاشفہ کی - رویا صالحہ کی - استجابت دعا کی اور پیشگوئیوں کی کھوئی ہوئی عظمت اور عزت بحال کی اور قرآن کی جبروت کا سکہ دنیا میں بٹھا دیا - اور ساری جہان میں ہزاروں اشتہار دیئے کہ اسوقت زندہ مذہب صرف اسلام ہی ہے - اور اس دعوی کے ثبوت میں وہ باذن اللہ تمام وہ برکات اور انعامات اور فیوض دکھا سکتا ہے جو گذشتہ راستبازوں کو دیئے گئے اور اب بجز اسلام کے اور کسی مذہب میں ان کا نام و نشان نہیں - یہ پہلا شخص ہے جس نے عیسائی مذہب اور دوسرے ایسے باطل طریقوں کے استیصال کے لئے یہ حربہ نکالا ہے کہ زندہ اور سچی اور خدا کی کتاب کا یہ نشان ہے کہ وہ دعوی بھی آپ ہی کرے اور اس دعوی پر دلیل بھی اپنے اندر سے دے اس سے انجیل کی وید کی اور تمام ایسی مردہ کتابوں کی جڑ کٹ گئی - یہ پہلا شخص ہے جسنے اسوقت کی ساری قوموں پر نصرانیوں پر آریوں پر برہموؤں پر خدا تعالی کی حجت ملزمہ پوری کی - یہ پہلا شخص ہے جسنے اپنی بیعت میں یہ عظیم الشان فقرہ رکھا جو اس کے ہر ایک پیرو کو اقرار بیعت کیوقت منہ سے نکالنا اس پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا جس طرح خدا نے قرآن کریم میں دو باتیں رکھیں تھیں جن کے ذریعے سے وہ بابرکت اور ابدی کتاب ٹھہری یعنی عجیب تعلیم اور تعلیم کی حفاظت کے لئے اقتداری پیشگوئیاں وہی انعام اور برکت کا خلعت اسے پہنایا گیا جبکہ تعلیم میں دعوی تھا کہ اسپر چلنے سے خدا خوش ہوتا ہے اور اس کے پیرؤں کو اس جہاں کی اور آئندہ کی خوشحالی ملتی ہے اور اس کے خلاف کرنے یا انکار سے خدا کا غضب نازل ہوگا اور راستی کے دشمن تباہ ہو جائینگے اور وہاں دوسرے عالم میں دوزخ میں جلینگے - اس لحاظ سے ضروری تھا کہ وہ انذار و تبشیر کے وعدے اس جہان میں بھی پورے ہوتے اور یوں آخرت کے عالم اور اس کے ایلام اور انعام کے ثبوت کے لئے بطور توطیہ اور تمہید کے ٹھہر جاتے - لاجرم خدا کے مبشر وعدوں کے مطابق گمنام اور ریگستان کے رہنے والے کسری اور قیصر کے خزائن اور ممالک اور ان کے سونے کے کنگنوں اور مصر و شام کے حور و قصور اور انہار اور غلمان کے مالک اور وارث ہوئے - اس لئے کہ اس تمہید اور مقدمہ سے مہر لگ جائے اور دوسرے عالم کے مواعید صادقہ پر اور آپ کے اعدا تباہ ہوگئے اور اس دنیا کی نار یعنی جنگ کا ہیزم خشک بن گئے - اس لئے کہ سچے ثابت ہو جائیں اس عالم کے تمام خوفناک وعید اگر یہ دو باتیں نہ ہوتیں تو غیب الغیب خدا کی صفات یعنی اس کی قدرتوں اور ارادوں پر ایمان اور اس دوسرے وراء الوراء عالم اور اس کے حالات و کیفیات پر یقین کبھی پیدا نہ ہوتا - توریت و انجیل اور وید اور دوسری مردہ کتابوں میں یہی نقص تھا اور ان ہی دو باتوں کی کمی تھی جس کی وجہ سے یہود قیامت کے منکر ہوگئے اور آخر پچھلی دو قومیں بھی جیسی اصل میں ایک تھیں خدا اور دوسرے جہان کو پس پشت ڈالنے میں بھی ایک ہوگئیں اسی طرح اور اسی رنگ میں قرآن کی عزت کے لئے اسلام کی سچائی کو اس جہان کے دریدہ دہان منکروں پر ظاہر کرنے کے لئے خدا تعالی نے محمد احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی بروز احمد قادیانی کے ہاتھ پر نشان ظاہر کئے - چونکہ دو قومیں اس وقت سخت حملہ اور ظالمانہ رد اسلام پر کرتی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی دل کو کپکپا دینے والی توہین کرتی تھیں اور خدا اور اس کے سچے وعدوں اور وعیدوں سے انہیں انکار تھا ان پر قیامت تک حجت پوری کرنے کے لئے بعد اتمام حجت کی یعنی اسلام کی تعلیم حق اور عجیب کو پیش کرنے کے بعد ان کے دو فردوں یا ظلم و شرک کے پرستاروں کی نسبت موت کی پیشگوئی کی اور آخر خدا کے قہر کی بجلی نے آتھم اور لیکھرام کے خرمن ہستی کو جلا کر اس ہمارے زمانہ میں اسلام اور بانی اسلام کی صداقت اور حقیقت پر ویسی مہر لگائی جیسے کہ اس خیر القرون میں بدر کی پیشگوئی کے پورا ہونے سے لگی اور اس طرح سے ثابت ہوگیا کہ قرآن کریم کی تعمیل کے اقرار اور انکار میں وہی پہلے کی سی زندہ اور قاہرانہ تاثیر و برکت موجود ہے اس بات نے ایک عالم کو دکھا دیا کہ اس وقت ایک شخص ہے جو دشمنوں کے مقابل اسلام کی عزت کو قائم رکھتا ہے

غرض جو مقاصد اور اغراض ندوۃ العلماء نے اپنے اعلان میں لکھے ہیں اور الفاظ میں ان کے پورا ہونے کے لئے تڑپ اور گذارش ظاہر کی ہے اور دردناک الفاظ میں ظاہر کیا ہے کہ اسلام کی جڑ کھوکھلی ہوگئی ہے - اب حضرت غلام احمد قادیانی کے ذریعہ سے ان کے پورا ہونے کی سبیل خدا تعالی نے نکالی ہے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو خدا نے اندرونی اصلاح کے لئے مہدی موعود یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات بطور ظل کے دیکر بھیجا ہے - اور بیرونی حملوں کے دفاع اور ان کے مفاسد کی اصلاح کیلئے زمانہ موجودہ کے اقتضاء کے موافق آپکا نام مسیح موعود رکھا ہے - اب آپکے وجود پاک میں وہ امام مفترض الطاعۃ موجود ہوگیا ہے - جس کے علم کے نیچے متفرق اور منتشر فرقے اکٹھے ہو کر دنیوی اور دینی ترقی کر سکتے ہیں - اس امین اور مامون پریذیڈنٹ کی صدارت کے نیچے کسی ممبر کی جرأت نہیں کہ اختلاف اور نزاع کی آگ کو بھڑکا سکے دنیا کو ایک پرسٹیم انجن کی ضرورت تھی جو مختلف گاڑیوں کو کھینچ سکتا سو اب وہ آسمان سے نازل ہوگیا ہے اب تمام برکات اور انعامات قوم کو اسی کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہیں اور وہ تمام روکیں اور موانع دور سکتے ہیں جو قوم کی ترقی روحانی اور جسمانی کی راہ میں ہیں - ندوۃ العلماء اور دیگر انجمنوں کا فرض ہے کہ اس نافذ الشان کی آواز پر کان لگائیں بے اتفاقی اور اعراض کرنے سے وہ خدا کے نزدیک سخت ملزم ہونگے - ایک لاکھ تک اس سلسلہ کے خدام کی نوبت پہنچ گئی ہے - اور بہت سی

کتابیں عربی میں فارسی میں اردو میں - انگریزی میں اور لاکھوں اشتہار اس کی تائید میں شائع ہوئے ہیں قوم کے لیڈروں پر فرض ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی مسعود کے دعاوی اور دلائل میں غور کریں اور پھر یا تو تائید کریں اور اس پاک سلسلہ میں داخل ہوکر قوم کی ترقی کی فکر کریں یا اس کے استیصال کے لئے زور لگائیں اسلئے کہ اسلام کے ہزاروں فرزند دن بدن اس میں داخل ہوتے جاتے ہیں اور اس سلسلہ کا دعویٰ ہے کہ بدون اس کے نہ اس جہان کی فلاح ہے اور نہ اُس عالم میں نجات ہے اور یوں ان دعاوی سے یہ سلسلہ دوسرے سلسلوں کی راہ میں سخت ٹھوکر اور روک ہو رہا ہے - اس کی تائید یا تردید سے اعراض یا تغافل کرنا مردی سے بعید ہے - خدا کرے کہ ندوہ اور دیگر انجمنیں اس طرف توجہ کریں اور اول المومنین بنکر دوسرے لوگوں کے لئے بلکہ سارے جہان کے لئے سنت حسنہ کی بنیاد ڈالنے والے ہوں آمین !

ہیں کہ انھیں حق مل جاوے وہ حضرت مسیح موعود کی کتابوں کو پڑھیں انشاء اللہ حقیقت کھل جاویگی چونکہ ندوہ کے اجلاس میں سید رشید رضا ایڈیٹر المنار مصر سے تشریف لائے ہیں اور ہمیں نہایت تنگ وقتیں ان کی آمد کی اطلاع ملی و الآن کی ضیافت طبع کے لئے بھی اس نمبر میں کافی سامان ہوتا اس لئے اس خیال سے کہ وہ کچھ فائدہ اٹھالیں حضرت کی ایک عربی تصنیف مواہب الرحمان میں سے آپکا مذہب درج کر دیا جاتا ہے یہ کتاب خصوصاً اہل مصر کیلئے لکھی گئی تھی

حضرت مسیح موعود - اور آپکی جماعت کا مذہب

اس بیان کے بعد جبکہ قوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف دعوت کی گئی ہے اور ایک ہی راہ قوم کیلئے بابرکت اور چشمہ ہدایت تک پہنچانے والی بتائی گئی ہے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان شرائط کو بھی پیش کیا جاوے جو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے ضروری ہیں اور چونکہ بدقسمتی سے بعض لوگوں نے جو اپنے آپکو علماء میں داخل کرتے ہیں ایسے خیرخواہ قوم اور ناصر اسلام کے حق میں فتویٰ کفر دیا اور عوام کو اس چشمہ فیض تک پہنچنے سے روکا یہ کہکر کہ اس شخص کے عقائد نعوذ باللہ کفریہ ہیں - میں اس وقت ضروری سمجھتا ہوں کہ آپکا مذہب اور شرائط بیعت یہاں دیدوں جو لوگ چاہتے

انا مسلمون نؤمن بکتاب اللہ الفرقان ونؤمن بان سیدنا محمدؐ نبیہ ورسولہ و انہ جاء بخیر الادیان ونؤمن بانہ خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ الا الذی ربی من فیضہ واظہرہ وعدہ وللہ مکالمات ومخاطبات مع اولیائہ فی ہذہ الامۃ وانہم یعطون صبغۃ الانبیاء ولیسوا نبیین فی الحقیقۃ فان القرآن اکمل وطر الشریعۃ ولا یعطون الا فہم القرآن ولا یزیدون علیہ ولا ینقصون منہ ومن زاد او نقص فاولئک من الشیاطین الفجرۃ ونعنی بختم النبوۃ ختم کمالاتہا علی نبینا الذی ہو افضل رسل اللہ ونعتقد بانہ لا نبی بعدہ الا الذی ہو من امتہ ومن اکمل اتباعہ الذی وجد الفیض کلہ من روحانیتہ واضاء بضیائہ انہ خاتم النبیین وعلم المقبولین - ولا یدخل الحضرۃ ابدا الا الذی معہ نقش خاتمہ وآثار سنتہ ولن یقبل عمل ولا عبادۃ الا بعد الاقرار برسالتہ والثبات علی دینہ وملتہ وقد ہلک من ترکہ وما اتبعہ فی جمیع سننہ علی قدر وسعہ وطاقتہ ولا شریعۃ بعدہ ولا ناسخ لکتابہ و وصیتہ ولا مبدل لکلمتہ ولا قطر کمزنتہ ومن خرج مثقال ذرۃ من القرآن فقد خرج من الایمان ولن یفلح احد حتی یتبع کل ما ثبت من نبینا المصطفیٰ و

ترجمہ (ماحصل اس عربی عبارت کا یہ ہے) "ہم مسلمان ہیں خدا کی کتاب قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نبی اور رسول ہیں اور اُن کا دین سب دینوں سے افضل ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ وہ خاتم الانبیاء ہیں اور اُن کے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہ شخص جس نے اُن کے فیض سے پرورش پائی ہو اور اُن کے وعدہ کے موافق ظاہر ہوا ہو اور خدا کلام اور خطاب کرتا ہے اس اُمت کے ولیوں کے ساتھ اور وہ انبیاء کے مثل بنائے جاتے ہیں اور حقیقی طور پر وہ نبی نہیں ہوتے - کیونکہ قرآن کریم نے شریعت کی تمام حاجتوں کو مکمل کر دیا ہے - اُن کو سوائے فہم قرآن شریف کے کچھ نہیں دیا جاتا - وہ نہ زیادہ کرتے ہیں اور نہ کم کر سکتے ہیں قرآن شریف میں سے کچھ - اور جو شخص قرآن شریف میں سے کچھ کم و بیش کرے وہ شیطان اور بدکاروں میں سے ہے اور ہماری مراد ختم نبوت سے یہ ہے کہ تمام کمالات نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئے جو کہ تمام رسولوں سے افضل ہیں اور تمام نبیوں سے اکمل اور ہمارا اعتقاد ہے کہ آپ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں لیکن وہ شخص جو کہ آپ کا اُمتی ہو اور آپ کی روحانیت سے فیض یافتہ کیونکہ آپ خاتم النبیین ہیں اور مقبولان الٰہی کے لئے نشان اور بارگاہ رب العزت میں کوئی شخص داخل نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ اُس کیساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کا نقش اور اور پیروی کی سند نہو اور کوئی عمل یا عبادۃ قبول نہیں ہوگی جبتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار اور آپکے دین اسلام پر ثابت و قائم نہو اور وہ شخص ہلاک ہوگیا جس نے آپکو چھوڑ دیا اور بقدر طاقت وسعت تمام امور میں آپ کی پیروی نہ کی - کوئی شریعت

من ترك مقدار ذرة من وصاياه فقد هوى ومن ادعى النبوة من هذه الامة وما اعتقد بانه ربى من سيدنا محمد خير البرية وبانه ليس هو شيئا من دون هذه الاسوة وان القرآن خاتم الشريعة فقد هلك والحق نفسه بالكفرة الفجرة ومن ادعى النبوة ولم يعتقد بانه من امته وبانه انما وجد كلما وجد من فيضانه وانه ثمرة من بستانه وقطرة من تهتانه وشعشع من لمعانه فهو ملعون ولعنة الله عليه وعلى انصاره واتباعه واعوانه لا نبى لنا تحت السماء من دون نبينا المجتبى ولا كتاب لنا من دون القرآن وكل من خالفه فقد جر نفسه الى اللظى ومن انكر احاديث نبينا التى قد نقدت ولا تعارض القرآن مقدم على كل شي " انتہی بلفظہ الشریف از مواہب الرحمٰن مطبوعہ ۱۹۰۳ء مطبع ضیاء الاسلام قادیان صفحہ ۶۹ تا ۷۰ ۔

جدید آپکے بعد نہیں اور نہ کوئی کتاب آپکی شریعت اور کتاب کو منسوخ کرنیوالی ہو سکتی ہے اور کوئی شخص آپ کے کلمہ کو بدل نہیں سکتا۔ اور اب کوئی بارش آپ کی بارش جیسی نہیں ہوگی اور جس نے ایک فقرہ برابر قرآن مجید سے روگردانی کی وہ ایمان سے خارج ہو گیا اور ہرگز کوئی نجات نہیں پا سکتا جبتک کہ اُن تمام امور میں جو کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو چکے ہیں آپکی پیروی نہ کرے اور جس نے ایک رتی بھر آپ کی وصیت کو چھوڑ دیا پس وہ گمراہ ہو گیا۔ اور جو کوئی اُمت محمدیہ میں سے دعویٰ نبوت کرے اور اُسکا اعتقاد یہ نہو کہ اُس نے یہ فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا ہے اور وہ یہ اعتقاد نہ رکھتا ہو کہ بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ کچھ چیز نہیں ہے اور قرآن کریم خاتم شریعت ہے پس وہ ہلاک ہو کر کافروں اور بدکاروں میں جا پڑا اور جس شخص نے دعویٰ نبوت کیا اور یہ اعتقاد نہ رکھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی ہے اور یہ جو کچھ اُسنے حاصل کیا ہے آپ کا ہی فیضان ہے اور یہ ایک ثمر ہے آپکے ہی باغ کا اور ایک قطرہ ہے آپکی بارش کا اور ایک شعاع ہے آپکی شعاعوں میں سے پس وہ لعنتی ہے اور اُس پر اور اُسکے تمام انصار اور معتقدین اور متبعین اور تعلق والوں پر خدا کی لعنت ہے۔ ہمارے لیے بجز محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی پیغمبر آسمان کے نیچے نہیں اور کوئی کتاب بجز قرآن کریم کے نہیں پس جس نے قرآن مجید کی مخالفت کی اُس نے اپنے تئیں جہنم کیطرف کھینچا اور جس نے آپکی اُن احادیث صحیحہ کا انکار کیا جن کی تنقید ہو چکی اور قرآن شریف کے مخالف نہیں ہیں وہ شیطان کا بھائی ہے جسنے ایمان کو ضائع کر کے اپنے لیے لعنت خرید لی اور قرآن شریف ہر چیز سے مقدم ہے۔

پھر ایک جگہ فرماتے ہیں ؎

ز عشاق فرقان و پیغمبریم ؛ بدیں آمدیم و بدیں بگذریم

ہم قرآن مجید اور پیغمبر خدا کے عاشقوں میں سے ہیں یہی ہمارا مذہب جس پر ہم پیدا ہوئے اور اسی پر ہمارا خاتمہ ہوگا

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باریتعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کرینگے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شوشہ یا نقطہ اُس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو

اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔ اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتدا اُس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت و قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے ہیں۔ جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔ غرض ہمارا اُن تمام باتوں پر ایمان ہے جو قرآن شریف میں درج ہیں اور جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کیطرف سے لائے اور تمام محدثات اور بدعات کو ہم ایک فاش ضلالت اور جہنم تک پہنچانیوالی راہ یقین رکھتے ہیں مگر افسوس کہ ہماری قوم میں ایسے لوگ بہت ہیں جو بعض حقائق اور معارف قرآنیہ اور دقائق آثار نبویہ کو جو اپنے وقت پر بذریعہ کشف و الہام زیادہ تر صفائی سے کھلتے ہیں محدثات اور بدعات میں ہی داخل کر لیتے ہیں حالانکہ معارف مخفیہ قرآن و حدیث ہمیشہ اہل کشف پر کھلتے رہے ہیں۔ اور علماء وقت انکو قبول کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس زمانہ کے اکثر علماء کی یہ عجیب عادت ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا الہام ولایت جس کا کبھی سلسلہ منقطع نہیں اپنے وقت پر بعض مجمل مکاشفات نبویہ اور استعارات لطیفہ قرآنیہ کی کوئی تفسیر کرے تو بنظر انکار و استہزاء اُس کو دیکھتے ہیں۔ حالانکہ صحاح میں ہمیشہ یہ حدیث پڑھتے ہیں کہ قرآن شریف کے لیے ظہر و بطن دونوں ہیں اور اُس کے عجائبات قیامت تک ختم نہیں ہو سکتے اور ہمیشہ اپنے منہ سے اقرار کرتے ہیں کہ اکثر اکابر محدثین کشوف و الہامات اولیاء کو حدیث صحیح کے قائم مقام سمجھتے رہتے ہیں " انتہی بلفظہ الشریف از ازالہ اوہام جلد اول صفحہ ۱۳۷ لغایتہ ۱۳۹ مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر ۱۸۹۱ء ۔

آپکی تعلیم کا خلاصہ

گو آپکی تعلیم آپ کے مذہب سے پتہ لگ سکتی ہے تاہم ان شرائط سے یہ حقیقت کھل جاتی ہے جو ایک شخص کو احمدی بننے کے لئے پہلے اختیار کرنی پڑتی ہیں۔ تعلیم کا کچھ حصہ ندوہ کے شائقین اس ضمیمہ میں پائینگے جو ندوہ میں تقسیم کرنے کے لئے گذشتہ سال کے **یادگاری پرچہ** کی صورت میں شائع کر دیا گیا ہے۔

شرائط بیعت اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے اقرار اس بات کا کرے کہ آئندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے

اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اُس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور عام مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اُس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اُس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے فائدہ پہنچائیگا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اُس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ٭

خدا کے مسیح کا پیغام ندوہ والوں کے نام

حضرت مسیح موعود مغفور نے اہل ندوہ کو ایک پیغام پہنچایا تھا اس ندوہ نمبر کی خصوصیتوں کے لحاظ سے ضروری ہے کہ وہ پیغام پھر ان کو پہنچایا جاوے کیا عجب کوئی رشید اور سعید روح اس سے فائدہ اُٹھائے وہ پیغام علماء کرام کی پوزیشن کے لحاظ سے عربی زبان میں ہے میں اسے بالمقابل اردو ترجمہ دیکر شائع کرتا ہوں:

یہاں پر اس امر کو ظاہر کرتا ہوں کہ بجلدی ختم محض حق کو پہنچانا ہے۔ (ایڈیٹر)

یا اهل دار الندوة تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم ان لا نحكم الا القرآن ولا نقبل الا ما وافق قول الرحمان وهذا هو الدين الحكيم ايها المتقاعسون وبالقرآن كفى ختمه الهدى وفيه كتب قيمة وخبر ما ياتي وما مضى نبائى حديث بعده تؤمنون اعلموا ان الخير كله فى القرآن وشرا لا ادرى ملتجئين فاحذروا وها ايها المتقون ولكن خالف هدى القرآن . وقصصه فاعلموا انه سقط ولا يقبله الا الفاسقون وانى انا المسيح وبالحق امشى وانسيم ولله انى واصبر واذكركم ايام الله فهل انتم تتذكرون وانى جئتكم ببينة من ربى وعلمت ما لم تعلموا وابصرت ما لا تبصرون اتكذبونني ولا تجيئونني ولا تسئلون ان عيسى مات ولا يحيى باحياكم فلا تكذبوا القرآن ايها المجترءون وان كان نازلا قبل يوم القيامة كما تزعمون فلم نكر لما سئل ان ضلت النصارى واعتذر بعدم العلم كما تقرءون ولم يقل انى اعلم ما احدثوا بعدى بما رددت الى الدنيا ورأيت ما كانوا يعملون وكان الحق ان يقول رب انى رجعت الى الدنيا باذنك ولبثت فيهم الى اربعين سنة فوجدتهم يعبدوننى وامى وعليه يصرون فكسرت صلبانهم واصلحت نمائهم وقتلت كثيرا منهم ندخلوا فى دين الله وهم يضرعون فاسئلوا عيسى لكم لم يكذب يوم القيامة ويخفى شهادته وكانت عنده كانه من الذين لا يعلمون وانى اقسم بالله انى منه نعظموا لحلف الله ان كنتم تتقون وانى اعطيت كثيرا من الآيات وسد القرآن طلع يقاوم انتم من دونى تغاين تعتزون ولقد جئت على راس المائة كما انتم تعلمون وخسف القمر والشمس فى رمضان ليكونا آيتين لى من ربى الرحمان ثم انزل الطاعون لطلبنا ان تتفكرون فما لكم لا

تنظرون الی آیات اللہ او لعاف عیونکم ما تنظرون ایها الناس عندی شهادة من اللہ فهل انتم تؤمنون ایها الناس عندی شهادات من اللہ فهل انتم مسلمون وان تعدوا شهادات ربی لا تحصوها فاتقوا اللہ ایها المستعجلون افکلما جاءکم رسول بما لا تهوی انفسکم ففریقا کذبتم وفریقا تقتلون انا نصرنا من ربنا ولا تنصرون من اللہ ایها الخائنون اتقتلوننی بفتاوی القتل او دعاوی رفعتموها الی الحکام ثم لا تتخذون کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ولن تعجزوا اللہ ایها المحاربون واللہ انی صادق ولست من الذین یخلفون اتنکروننی وقد تمت علیکم الحجة الا تردون الی اللہ او انتم کمسیحکم خالدون الا تتدبرون سورة النور والتحریم والفاتحہ او تکرهون قراءتها او علی انفسکم تحرمون

ترجمہ اے اہل ایمان دار ندوہ - آؤ- ایسی بات کی طرف جو ہم تم میں برابر ہے- یعنی ہم قرآن ہی کو حکم بنادیں اور وہی بات قبول کریں جو قول احسن کے مطابق ہو- پس یہی پختہ دین ہے قرآن مجید پر تمام ہدایات کا خاتمہ ہے- اس میں پختہ باتیں ہیں اور آئندہ و گذشتہ خبریں ہیں پس تم اسے چھوڑ کر کس پر ایمان لاؤ گے + یقیناً جان لو کہ ہر قسم کی بھلائی قرآن میں ہے- اور بہت بڑی بات وہ ہے جو اس قرآن کے خلاف ہے- اور جو قرآن مجید کے ہدایت کے خلاف بیان ہے وہ لغو ہے- اور اسکو وہی قبول کرے تو کرے جو بد عہد اور نافرمان بارگاہ ایزدی ہے +

میں وہ موعود مسیح ہوں خدا کے حکم سے چلتا پھرتا اور اسی کے لئے تمھیں حق کیطرف پکارتا ہوں- تمھیں ایام اللہ یاد کراتا ہوں- پس کیا تم نصیحت قبول کرنے کو تیار ہو- میں اپنے رب سے کھلے کھلے نشانات کے ساتھ آیا اور مجھے وہ کچھ پڑھایا گیا جو تمھیں نہیں پڑھایا گیا- اور میں نے وہ کچھ دیکھا جو تم کو نہیں دکھایا گیا- کیا تمھیں مجھے جھٹلاتے ہو اور تم میرے پاس آکر مجھ سے یہ نہیں پوچھتے کہ عیسیٰ مرچکا ہے اور اب تمھارے زندہ زندہ کہنے سے وہ زندہ نہیں ہوسکتا- دیکھو ہوش کرو قرآن مجید کی تکذیب پر دلیری نہ کرو-

اگر مسیح بجسد العنصری آسمان سے نازل ہونیوالا ہوتا جیسا کہ تمھارا خیال ہے تو پھر اس نے نصاریٰ کے گمراہ ہونے سے کیوں انکار کیا- اور کیوں اپنی لاعلمی کا اظہار کیا اور یہ نہ کہا کہ جو کچھ انھوں نے میرے بعد کیا میں خوب جانتا ہوں میں جب دوبارہ دُنیا میں بھیجا گیا تو ان کی کرتوتوں کو دیکھ آیا- اس صورت میں حق تو یہ تھا کہ وہ مولیٰ کے حضور عرض کرتا اے میرے رب میں دنیا میں تیرے حکم سے بھیجا گیا- وہاں چالیس سال رہا- میں نے انھیں اپنی اور اپنی ماں کی پرستش کرتے پایا پس میں نے ان کی صلیبیں توڑ دیں ان کی اصلاح کی ان میں سے بہتوں کو قتل کیا پھر وہ اللہ کے دین میں عاجزی سے داخل ہوگئے- اگر یوں نہیں کیا بلکہ لاعلمی کا اظہار کیا تو پھر اپنے مزعوم عیسیٰ سے پوچھو کہ قیامت کے دن یہ خلاف واقعہ اظہار کیسا- اور یہ شہادۃ حقہ کا انجانوں کی طرح چھپانا کیا معنی رکھتا ہے-

میں خدا کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ میں خدا کیطرف سے ہوں- اگر تم میں کچھ تقویٰ ہے تو خدا کے نام پر جو حلف کی گئی ہے اس کی قدر کرو- مجھے خدا نے بڑے بڑے نشان دیئے اور قرآن نے میرے سوا اور راہیں بند کردی ہیں- پس تم کہاں بھاگے جاتے ہو؟

میں صدی کے سر پر آیا جیسا کہ تم سب کو معلوم ہے- اور رمضان میں غیر معمولی کسوف وخسوف ہوئے تا کہ میرے رب رحمٰن سے یہ دو نشان ہوں- پھر طاعون پڑی تا کہ لوگوں کو کچھ فکر پیدا ہو- تمھیں کیا ہو گیا کہ تم اللہ کی آیتوں پر غور نہیں کرتے یا جو کچھ تم دیکھ رہے ہو اس سے تمھاری آنکھیں کور ہو جاتی ہیں

اے لوگو سنو! میرے پاس اللہ کیطرف سے شہادتیں ہیں- پس ہے کوئی تم میں سے جو ایمان لائے اے لوگو میرے پاس اللہ کی شہادتیں ہیں پس ہے کوئی تم میں سے جو ملے-

اگر میرے رب کی گواہیاں جو میرے صدق پر ہیں گننے لگو تو گن نہ سکو- پس اے جلد بازو شیوہ اتقا اختیار کرو- کیا جب کبھی تمھارے پاس تمھاری دلی خواہشوں کے خلاف کوئی رسول آیا تو تم لگے بعض کی تکذیب کرنے اور بعض سے مقابلہ کرنے ہمیں اپنے مولیٰ سے نصرت دی گئی ہے اور اے بھائیو سنو! تمھاری نصرت نہیں کیجاسکیگی +

کیا اپنے قتل کے فتاوی سے مجھے قتل کر سکے؟ یا ان مقدموں میں کچھ کامیابی ہوئی جو تم نے عدالتوں میں حکام کے آگے پیش کئے کیا ان کا نتیجہ سوائے ندامت کے کچھ اور بھی تمھارے حق میں نکلا +

اللہ تعالیٰ نے لکھدیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب ہونگے- پس تم اے مقابلہ کرنیوالو اللہ کو ہرگز عاجز نہ کرسکوگے +

اللہ کی قسم میں راستباز ہوں اور اُن لوگوں میں سے نہیں جو احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرتے ہیں- کیا تم میرا انتظار کرتے ہو حالانکہ تم پر اتمام حجت ہوچکی- کیا تم نے خدا کے حضور نہیں جانا کیا تم بھی اپنے مزعوم مسیح کی طرح سدا زندہ رہنے والے ہو؟ کیا تم نے سورۃ نور (لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم) اور سورۃ تحریم (ضرب اللہ مثلا للذین آمنوا) اور سورۃ فاتحہ (صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین) پر کبھی تدبر کیا- یا ان سورتوں کا پڑھنا پسند نہیں- اور اپنے نفسوں پر حرام کرلیا؟

پھر حضور مغفور فرماتے ہیں :-

جو میں سنتا ہوں یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے - اور میں خدا کا ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں - اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے اور مسیح موعود ماننا واجب ہے - × × × میں صرف یہ نہیں کہتا کہ اگر میں جھوٹا ہوتا تو ہلاک کیا جاتا بلکہ میں یہ بھی کہتا ہوں - موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد اور آنحضرت صلعم کی طرح میں سچا ہوں - اور میری تصدیق کے لئے خدا نے دس ہزار سے بھی زیادہ نشان دکھلائے × × × × یہ جو میں نے کہا کہ میرے دس ہزار نشان ہیں یہ بطور کفایت لکھا گیا ورنہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ایک اگر سفید کتاب ہزار جز کی بھی ہو اور اس میں اپنے دلائل صدق لکھنا چاہوں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ کتاب ختم ہو جائیگی اور وہ دلائل ختم نہیں ہونگے ؛

پھر ارشاد ہوتا ہے :-

اگر میں صاحب معجزہ نہیں تو جھوٹا ہوں - اگر قرآن سے ابن مریم کی وفات ثابت نہیں تو میں جھوٹا ہوں - اگر حدیث معراج میں ابن مریم کو مردہ روحوں میں نہیں دیکھا تو میں جھوٹا ہوں - اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں پھر اخیر پر رقمطراز ہیں - پھر میرے معجزات اور دیگر دلائل نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے طلب ثبوت کے لئے بعض منتخب علماء ندوہ قادیان آویں اور مجھ سے (اب آپ کا خلیفہ موجود ہے) معجزات اور دلائل یعنی نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کا ثبوت لیں پھر اگر سنت انبیاء علیہم السلام کے مطابق میں نے پورا ثبوت نہ دیا تو میں راضی ہوں میری کتابیں جلائی جائیں لیکن اسقدر محنت اٹھانا بڑے باخدا کا کام ہے - بس ہے کوئی باخدا جو اس تحقیق کے لئے قدم اٹھائے - اور انجام میں اس وعید سے بچائے جو خدا کے نبی کا انکار کرنے والوں کے لئے کلام اللہ میں موجود ہے ؛

سید رشید رضا ایڈیٹر المنار کے نام ایک خط

میرے معزز ہمعصر ! میں آپ کو صدق دل سے آمد ہندوستان پر خوش آمدید کہتا ہوں - اہلاً وسہلاً و مرحبًا - اور دعا کرتا ہوں کہ آپکا یہ سفر آپ کے لئے اور اہل مصر کے لئے بہت سی بھلائیوں اور نیکیوں کا باعث ہو - آمین

اس کے بعد آپ سے معافی چاہتا ہوں کہ باوجودیکہ مجھے آپ سے ذاتی نیاز حاصل نہیں مگر میں آپ کو اس خط کے ذریعہ مخاطب کرنے کی جرأت کرتا ہوں اور سچ تو یہ ہے کہ اس خطاب کے لئے مجھے کسی سابقہ تعارف اور مراسم کی ضرورت بھی نہیں - میرے لئے اس سے بڑھکر اور کیا معرفی کا ذریعہ ہو سکتا ہے کہ آپ میرے ہمعصر ہیں - مگر نہیں اس سے بھی بڑھکر ایک اور رشتہ ہے جس میں میں اور آپ پروئے گئے ہیں اور وہ **اسلام** ہے - حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کل مومن اخوۃ کے ارشاد کے نیچے تمام مسلمانوں کو جمع کر دیا ہے اور عالمگیر اخوۃ اور برادرہڈ کی بنیاد قائم کر دی ہے - مگر افسوس ہم پر کہ ہم نے اس اخوت کو برادران **یوسف** کے رنگ میں تبدیل کر دیا

آپ ہندوستان آئے ہیں تاکہ ہندوستان کے مسلمانوں کی حالت کا معائنہ کریں ان کی معاشرت - ان کے تمدن - ان کی علمی اور عملی حالت پر غور کریں مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مسلمانان ہند کی حالت کا اندازہ ہندوستان میں چندروزہ قیام سے آپ نہیں کر سکینگے - مسلمان ہند کیا مسلمانان عالم آج جس مصیبت اور بلا میں گرفتار ہیں وہ آپ جیسے باخبر اخبار نویس سے مخفی نہیں رہنی چاہئے مسلمانان عالم ایک عالمگیر مصیبت میں مبتلا ہیں اور تمام اسلامی دنیا میں باخبر اور اہل علم لوگ قوم کی اس درماندہ حالت پر آنسو بہا رہے ہیں اور ہر لعض قوم کے علاج و مداوا کے لئے سعی فرما رہے ہیں - ایسی کوششیں جہاں کہیں بھی ہوں نہایت مبارک اور قابل قدر ہیں - مگر پیارے رشید ! کیا ان آفات اور بلیات کا علاج محض زمینی تجویزوں اور دماغی تدبیروں اور مادی منصوبوں سے ہو سکتا ہے ؟ یہی ایک سوال ہے جو اس وقت مدبران قوم اور لیڈران ملک کی توجہ چاہتا ہے - اور اسی پر توجہ نہیں

جو لوگ قوم کی عنان اپنے ہاتھ میں لیکر اس کی رہنمائی کا دعویٰ کرتے ہیں وہ تین قسم کے لوگ ہیں - اول مشائخ دوم علماء سوم نئی روشنی کے نوجوان مشائخ اگر قوم کا دل ہیں تو علما دماغ اور نو تعلیمیافتہ اور اہل دول اس کا جسم - مگر کیا یہ امر آپ سے مخفی ہے کہ ان تینوں میں ایک فساد برپا ہے - مشائخ نے علی العموم (الا ماشاء اللہ) سنت نبوی اور شریعت اسلامیہ کو چھوڑ کر ایک نئی شریعت - نئے وظائف سے اور اوراد پیدا کر لئے ہیں اور ان کی بجا آوری میں وہ فرائض اور واجبات تک کو ترک کرنے کے لئے تیار ہیں - علماء باہم جوش نفس سے ایک دوسرے کی اکفار و تفسیق میں مبتلا ہیں اور نئی تعلیم اور روشنی کے لوگ تو اپنی زندگی کے ضابطہ اور قانون کیلئے مدبران یورپ کو امام سمجھ بیٹھے ہیں - بجائیکہ انھیں سکھایا گیا تھا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اس طرح پر قوم کا سارا وجود بگڑ چکا ہے -

اسلام پر جسقدر حملے اس زمانہ میں دوسرے مذاہب کی طرف سے ہو رہے ہیں اس کی نظیر گذشتہ تیرہ صدیوں میں نہیں ملتی - مصر میں شاید زیادہ سے زیادہ آپ کو عیسائیوں سے واسطہ پڑتا ہو مگر ہندوستان میں جو دنیا بھر کے ممالک سے زیادہ مذاہب اپنے اندر رکھتا ہے اس میں اسلام کی وہی حالت ہے جو بتیس دانتوں میں زبان کی ہوتی ہے -

اور ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے محض اپنے فضل سے ہمیں **دولت برطانیہ** کے سایہ عاطفت میں رکھا

پھر حضور مغفور فرماتے ہیں :-

جو میں سنا تا ہوں یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے - اور میں خدا کا ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں - اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے اور مسیح موعود ماننا واجب ہے - × × × میں صرف یہ نہیں کہتا کہ اگر میں جھوٹا ہوتا تو ہلاک کیا جاتا بلکہ میں یہ بھی کہتا ہوں - موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد اور آنحضرت صلعم کی طرح میں سچا ہوں - اور میری تصدیق کے لئے خدا نے دس ہزار سے بھی زیادہ نشان دکھلائے × × × × یہ جو میں نے کہا کہ میرے دس ہزار نشان ہیں یہ بطور کفایت لکھا گیا ورنہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ایک اگر سفید کتاب ہزار جزکی بھی ہو اور اس میں اپنے دلائل صدق لکھنا چاہوں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ کتاب ختم ہو جائیگی اور وہ دلائل ختم نہیں ہونگے ؛

پھر ارشاد ہوتا ہے :-

اگر میں صاحب معجزہ نہیں تو جھوٹا ہوں - اگر قرآن سے ابن مریم کی وفات ثابت نہیں تو میں جھوٹا ہوں - اگر حدیث معراج میں ابن مریم کو مردہ روحوں میں نہیں دیکھا تو میں جھوٹا ہوں - اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں پھر اخیر پر رقمطراز ہیں - پھر میرے معجزات اور دیگر دلائل نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے طلب ثبوت کے لئے بعض منتخب علماء ندوہ قادیان آویں اور مجھ سے (اب آپ کا خلیفہ موجود ہے) معجزات اور دلائل یعنی نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کا ثبوت لیں پھر اگر سنت انبیاء علیہم السلام کے مطابق میں نے پورا ثبوت نہ دیا تو میں راضی ہوں میری کتابیں جلائی جائیں لیکن اسقدر محنت اٹھانا بڑے باخدا کا کام ہے - پس ہے کوئی باخدا جو اس تحقیق کے لئے قدم اٹھائے - اور اخیر میں اس وعید سے بچائے جو خدا کے نبی کا انکار کرنیوالوں کے لئے کلام اللہ میں موجود ہے ؛

سیّد رشید رضا ایڈیٹر المنار کے نام ایک خط

میرے معزز ہمعصر! میں آپ کو صدق دل سے آمد ہندوستان پر خوش آمدید کہتا ہوں - اہلاً و سہلاً و مرحباً - اور دعا کرتا ہوں کہ آپکا یہ سفر آپ کے لئے اور اہل مصر کے لئے بہت سی بھلائیوں اور نیکیوں کا باعث ہو - آمین

اس کے بعد آپ سے معافی چاہتا ہوں کہ باوجودیکہ مجھے آپ سے ذاتی نیاز حاصل نہیں مگر میں آپ کو اس خط کے ذریعہ مخاطب کرنے کی جرأت کرتا ہوں اور سچ تو یہ ہے کہ اس خطاب کے لئے مجھے کسی سابقہ تعارف اور مراسم کی ضرورت بھی نہیں - میرے لئے اس سے بڑھکر اور کیا معرفی کا ذریعہ ہو سکتا ہے کہ آپ میرے ہمعصر ہیں - مگر نہیں اس سے بھی بڑھکر ایک اور رشتہ ہے جس میں میں اور آپ پروئے گئے ہیں اور وہ **اسلام** ہے - حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کل مومن اخوۃ کے ارشاد کے نیچے تمام مسلمانوں کو جمع کر دیا ہے اور عالمگیر اخوۃ اور برادرہڈ کی بنیاد قائم کر دی ہے - مگر افسوس ہم پر کہ ہم نے اس اخوت کو برادران یوسف کے رنگ میں تبدیل کر دیا

آپ ہندوستان آئے ہیں تاکہ ہندوستان کے مسلمانوں کی حالت کا معائنہ کریں ان کی معاشرت - ان کے تمدن - ان کی علمی اور عملی حالت پر غور کریں مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مسلمانان ہند کیحالت کا اندازہ ہندوستان میں چندروزہ قیام سے آپ نہیں کر سکینگے - مسلمان ہند کیا مسلمانان عالم آج جس مصیبت اور بلا میں گرفتار ہیں وہ آپ جیسے باخبر اخبار نویس سے مخفی نہیں رہنی چاہئے مسلمانان عالم ایک عالمگیر مصیبت میں مبتلا ہیں اور تمام اہل دنیا میں باخبر اور اہل علم لوگ قوم کی اس درماندہ حالت پر آنسو بہا رہے ہیں اور مریض قوم کے علاج و مداوا کے لئے سعی فرما رہے ہیں - ایسی کوششیں جہاں کہیں بھی ہوں نہایت مبارک اور قابل قدر ہیں - مگر پیارے رشید! کیا ان آفات اور بلیات کا علاج محض زمینی تجویزوں اور دماغی تدبیروں اور مادی منصوبوں سے ہو سکتا ہے؟ یہی ایک سوال ہے جو اس وقت مدبران قوم اور لیڈران ملک کی توجہ چاہتا ہے - اور اسی پر توجہ نہیں جو لوگ قوم کی عنان اپنے ہاتھ میں لیکر اس کی رہنمائی کا دعویٰ کرتے ہیں وہ تین قسم کے لوگ ہیں - اول مشائخ دوم علماء سوم نئی روشنی کے نوجوان مشائخ اگر قوم کا دل ہیں تو علما دماغ اور نو تعلیمیافتہ اور اہل دول اس کا جسم - مگر کیا یہ امر آپ سے مخفی ہے کہ ان تینوں میں ایک فساد برپا ہے - مشائخ نے علی العموم (الا ماشاء اللہ) سنت نبوی اور شریعت اسلامیہ کو چھوڑ کر ایک نئی شریعت - نئے وظائف - نئے اوراد بھید اگلے ہیں اور ان کی بجاآوری میں وہ فرائض اور واجبات تک کو ترک کرنے کے لئے تیار ہیں - علماء باہم جوش نفس سے ایک دوسرے کی اکفار و تفسیق میں مبتلا ہیں اور نئی تعلیم اور روشنی کے لوگ تو اپنی زندگی کے ضابطہ اور قانون کیلئے مدبران یورپ کو امام سمجھ بیٹھے ہیں - بجائیکہ انہیں سکھایا گیا تھا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اس طرح پر قوم کا سارا وجود بگڑ چکا ہے -

اسلام پر جسقدر حملے اس زمانہ میں دوسرے مذاہب کی طرف سے ہو رہے ہیں اس کی نظیر گذشتہ تیرہ صدیوں میں نہیں ملتی - مصر میں شاید زیادہ سے زیادہ آپ کو عیسائیوں سے واسطہ پڑتا ہو مگر ہندوستان میں جو دنیا بھر کے ممالک سے زیادہ مذاہب اپنے اندر رکھتا ہے اس میں اسلام کی وہی حالت ہے جو بتیس دانتوں میں زبان کی ہوتی ہے - اور ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے محض اپنے فضل سے ہمیں دولت برطانیہ کے سایہ عاطفت میں رکھا

ہی جو اپنے عدل و انصاف اور امن و برکات کیلئے لانظیر سلطنت ہے۔ ممکن ہے میرے یہ الفاظ آپکو پسند نہ آئیں۔ مگر رشید آفندی! میں سچ کہتا ہوں کہ مولمتہ برطانیہ کے تحت میں جو امن مسلمانوں نے پایا ہے وہ کسی اسلامی سلطنت میں بھی میسر نہیں اسی سلطنت کے امن بخش قوانین کا نتیجہ ہے جو اسلام ایک حد تک یہاں محفوظ ہے۔ ورنہ دیگر اہل مذاہب جسطرح اسلام کو کچلنا چاہتے ہیں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ہندوستان میں عیسائیوں کے ماسوا۔ برہمو۔ آریہ دیو سماجی۔ سکھ۔ جینی۔ بدھ اور بیسیوں دوسرے مذاہب اسلام پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ بلکہ خود اسلام میں ایسے مذاہب ہیں جو بعض کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے۔ اور بعض صلوٰۃ زکوٰۃ حج۔ روزہ کے منکر ہیں اور کہلاتے ہیں مسلمان۔ ایسی حالتیں اسلام کی حفاظت محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے ؛

پیارے رشید! اگر آپ ہندوستان کے چند شہروں میں مسلمانوں کی چند مجلسوں یا انجمنوں میں جاکر معمولی عزت حاصل کرکے واپس چلے گئے تو میں سمجھتا ہوں آپکا یہ سفر ایک معمولی سفر ہوگا۔ اسلئے میں آپکو توجہ دلاتا ہوں کہ اس سفر میں آپ اس علاج کی تلاش کریں جو مریض قوم کی زندگی اور احیا کا ناقابل خطا نسخہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپنے ہندوستان کے اس عظیم الشان انسان کا دعوی ضرور سنا ہے جو مسیح موعود اور مہدی مسعود کے نام سے آیا۔ اگر آپ ہندوستان میں آکر اس سلسلہ کے حالات سے بیخبر ہو نا واقف گئے تو یقین رکھیں کہ آپنے اپنے وقت اور روپیہ کو گویا ضائع کردیا ؛ اس وقت دنیا کے مسلمان پکار اٹھے ہیں کہ حضرت مسیح کے نزول اور امام مہدی کی بعثت کا یہ وقت ہے لیکن ایک آواز قادیان سے اٹھتی ہے کہ وہ آنیوالا آگیا۔ چاہو تو قبول کرو۔ وہ نشانات جو اس کی آمد و بعثت کے لئے سرور کائنات نے مقرر کئے تھے پورے ہوچکے اور خود اس کے ہاتھ پر ہزاروں نشانات ظاہر ہوئے لاکھوں انسانوں نے اسے قبول کیا اور ایک نئی زندگی پالی

وہ اپنا کام کرکے دنیا سے کوچ کر چکا جسطرح تمام خدا کے مامور و مرسل وفات پاجاتے ہیں اور اب اسکا سچا جانشین خلیفہ ہے افضل نور الدین نام ہے جو اس وقت پر قوم کا امام اور رہنما ہے ؛ نور الدین کا نام تیرے کانوں کیلئے ناآشنا اور نیا ہوگا اس کا علم و فضل اس کی قرآن دانی اس کا ایثار نفس ہندوستان میں مسلم ہے۔ تو اس کے پاس آ۔ اور فیض حاصل کر رشید آفندی! تو مصر کی سرزمین سے آتا ہے یہ وہ زمین ہے جو ایک مامور صادق مصدوق کی تکذیب کا نشان دیکھ چکی ہے اور اب تک بھی مصر کا عجائب خانہ تیرے سامنے وہ ہیبتناک نظارہ پیش کرتا ہے جبکہ فرعون نے مرد خدا موسیٰ کا انکار اور تعاقب کیا اور بالآخر عذاب موعودہ کا مزا چکھا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ سرزمین اپنے اندر ایک سختی اور شدت رکھتی ہے۔ مگر رشید ایترا نام مجھے حوصلہ دلاتا ہے کہ تو رشد اور سعادت سے کام لیگا اور اپنے نام کی لاج رکھیگا۔ میں اس مختصر سے خط میں تفصیل بیان نہیں کرسکتا یہ خط صرف ایک دعوت ہے تجھے قادیان آنے کے لئے آ اور شوق و ارادت سے آ ہاں خدا کے لئے قدم اٹھا کیونکہ خدا تعالیٰ محسنوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا ؛ میں اس عریضہ کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ رشد و سعادت کے ساتھ اس سلسلہ کا مطالعہ کریں اور نیکی اور بھلائی کے فرشتہ آپکے ساتھ ہوں ؛

عریضة الوداد الی حضرت الاجل الاکرم السید حضرت سیدی سید محمد رشید رضا افندی

مدیر المنار! لا غرا المحترم

ایها الاخ الصالح المصلح الکبیر اسرك الله و رعاك وحفظك وحماك انی قد اسرنی بجیئك الی اطرافنا و شکرت الله تعالیٰ علی انك دخلت بلدنا فنسال الله تعالیٰ ان یجعل سفرك هذا خیراً و برکة لك و لاهل وطنك آمین ثم یا سیدی انی اطلب من حضرتکم العفو فلا تواخذونی بخطابی لکم و ما جرءنی علی ذالك الا شرفك و جلالة قدرك و کمال علمك و کرم اصلك و الیضا انك و صیفنا و من اهل زماننا ولا زید من ذلك رابطة دین الاسلام لان رابطة الدین اقوی اساس تشاد علیه دعائم الروابط الاجتماعیة بین افراد ام النوع الانسانی مهما تباینت مشاربهم و اختلفت اغراضهم و افلو تقت اهوائهم و تعددت لغاتهم فرابطة الدین اقوی مؤثر فی النفوس لانها احرزت الشرفین وهما اتصال سندها بمبدء الکائنات و دوامها الی آخر العمر فیا سیدی انکم وصلتم الی الهند لاجل ان تلاحظوا ساکنیه من المسلمین و تنظروا الی حالاتهم و اخلاقهم و عاداتهم و طبائعهم و اجتماعهم التمدنی و تنزلهم البشری و غیر ذالك مما لا یخفی علیك و هذه المصائب لیست مختصة بمسلمی الهند بل عامة المسلمین لانما مثلنا هذه الایام فی ایام غربة الاسلام کمثل خابط فی واد فی اللیلة المظلمة لیصارخ فی اللظی المضرمة لان الضلالة قد غلبت و غمامات الکافرین عمت و احاطت و اثار التقوی و الصلاح قد عفت فیا لها من مصائب علینا لو صبت علی الجبال لدکتها و کسرتها فلذالك قاموا زعماء قومنا و تفکروا فی علاج امراضنا و لکن الامراض تتزاید فما نفعنا دوائهم لانه مجموع من ارض خیالاتهم و سطوح اذهانهم فبقیة انی غمة من امرنا لتصرفت اعداء دیننا فینا کما یتصرف الوصی الخائن الفاجر فی کفالة المعتوه القاصر عن درجة الرشد و لا هم لذالك الوصی الا ابقاء الحجر علی ذالك الصبی لیتمتع بماله و ما ورثه من ابیه و جده و ذالك لان الله ازاغ قلوب سلمائنا الذین زاغوا فی تعالی فلما زاغوا ازاغ الله قلوبهم الامن رحمه الله تعالی و تفانوا الی الاهواء و استکانوا فی الاراء و وهنوا و کسلوا و ذهبت ریح الجهل تراجم و سلبت قواهم کلها فصاروا کالمیتین و کذالك بعض حدثت المدارس ما یدون الفسهم بتاثیر فتنة الدجال انهم ارتی من سلفنا الصالح الذین دوخوا الممالك و افتتحوا البلاد و مصروا الامصار و مدوا ظلال العمران و سهلوا المسالك بحکموا الحکوم

وبنوا لنا ذالك المجد الذى ساعدنا اعدائنا على هدمه والطماس اثره منقذه
المصائب التى احاطتنا من التنازع والتفرق فى الكلمة والراى ونسينا قوله تعالى
ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم واصبروا ان الله مع الصابرين لجهلنا وخربنا
بيوتنا بايدينا وايدى اعدائنا ولا ندرى ماذا نفعل فياسيدى خير الكلام ما قل
ودل والى ادعوك دعوة مشفق بان تشرفنا فى بلدنا قاديان وادرك فرصة لا تضاع
الان وسر الينا سير المجد بعد انقضاء شغلك الذى قصدته وليس يخاف على حضرتكم
ان زماننا هذا زمان المسيح المحمدى الذى اصطفاه الله لتجديد دينه واظهار عظمة
نبيه ولتشريفه باسمه صلى الله عليه وسلم فامره لدعوة الحق الى دين الاسلام وملة
خير الانام ورزقه من الالهامات والمكالمات والمخاطبات والمكاشفات رزقا
حسنا ونحن على ذالك من الشاهدين وجعله الله تعالى من المحدثين
واظهر على يده الكرامات وجعله مصداقا لانباء سيدنا ومولانا خاتم
النبيين فبعد ذالك جاء اليه الناس من كل فج وبايعوه على ان يخدموا
الاسلام والمسلمين فياسيدى اقبل الينا ولا تاخذك فى الله لومة
لائم لانك قد سمعت سابقا وعلمت ان امامنا قدس الله سره
جاء بالدلائل والبراهين كنصرة الله له بزيادة جماعته وبعثته فى
وقت المجددين وعند موسم ظهور الصادقين وايضا صدقه الله
تعالى باية الكسوف والخسوف فى شهر رمضان وظهور ذى السنين و
تعطيل الرحال وجر الارض وحمارة الاقمر وغير ذالك من الايات
حتى توفاه الله ورفعه اليه فياسيدى اقبل الينا ولا تخف لان الله
عصمنا بدولة البريطانية من حلول الاحوال وطمس بها آثار الظلم و
انزل علينا من الآلاء والاموال الهم فاجز هذه الدولة المباركة
خير جزائك وانصرها على اعدائها واعلها ائك وادخلها من كل شر
فى ذراك واهدها الى دينك دين الاسلام ونجها من الف الشرك واتخاذ
العبد العاجز الها اللهم ربنا نج اهل هذه الدولة من الالام واحسن
اليهم كما احسنوا الينا وانزل عليهم مائدة من بركاتك امين - وكيف لا
نشكرها وندعو لها ونحن تحت حمايتها محفوظون باظهار ديننا الحق ولا
يضرنا احد من اهل هذه المذاهب المجموعة فى الهند فياسيدى اغتنم
الفرصة وتعال عندنا واسمع نبذة من كلمات خليفة المسيح نور الدين
لتنفعك فى العاجل والآجل ويريك الله حالا لا ينكشف عن يد غيره من اهل
هذه البلدان ولا من تاليفات محدودة البيان وان شاء الله تعالى تعرف المسيح
المحمدى بعين اليقين فيا ايها الشريف الصالح اعمل على وفق اسمك بالرشد يا
رشيد ولا تنتظر الى اكفار العلماء وتكذيبهم وقد رايت عاقبة المكذبين
فى بلدك المحروسة مصر فتفكر فى هذا المكتوب المختصر والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

(ایڈیٹر الحکم)

مہدی آخر الزمان

اور

نادانوں کا وہم و گمان

آجکل اخباروں میں مہدی مسعود کے متعلق عجیب سرو پا قصے
اور وہمی و خیالی امیدوں کی بنا پر خام آرزوئیں پکائی جا رہی
ہیں کوئی شاہ نعمت اللہ ولی کے نام اور کوئی سنوسی فرقہ کے
کلام سے اور کوئی حکیم امروہی کے اوہام سے اناپ شناپ
پیشین گوئیاں بتقرر سال ظہور مہدی نکال نکال کر پیش کر
رہا ہے۔ جن کو سُن سُن کر سلمانی نام کے مسلمانوں کے
کے مُنہ میں پانی بھر آتا ہے۔ کہ بس اب حضرت امام مہدی
آنے والے ہیں۔ جو آتے ہی ایک طرف تو اٹلی کی خبر لیں گے
دوسری جانب ایران پر کمک پہنچائیں گے اور تمام دُنیا میں
اسلامی حکومت کو پھیلائیں گے۔ اور بمقدار منتظرین میں سے
کسی کو توپ سالار اور کسی کو فوجدار اور کسی کو علم بردار اور کسی کو
جاگیردار بنائیں گے۔ مگر یہ اعلیٰ عہدے صرف علماء اور مشائخ کے
ہی حصہ میں آئیں گے۔ بشرطیکہ مقلد و غیر مقلد، شیعہ و
سُنی۔ وہابی و بدعتی۔ خارجی و نیچری وغیرہ فرقوں کے لوگ فریق
مخالف کے علماء و صوفیا کے متعلق ناراضی کے ووٹ نہ دیں
اور نیز ایک فریق کے علماء دوسرے فریق کے علماء کو بخطاب و
مواہیر جلی خود مسلمان تسلیم کر لیں۔ اور ان سب باتوں سے علاوہ
خود مہدی علیہ السلام کو بھی قبل ادعاء امامت شیعہ و سنی
مفتیان کی عدالت سے اپنی خلافت کا سرٹیفکیٹ یا سند امامت
حاصل کرنی پڑیگی۔ تب ہی تو وہ امام اور خلیفہ بن سکیں گے
مگر اس مشکل کا کونسا حل مہدی منتظر کے پاس ہے کہ وہ ان
دونوں مہدیوں میں سے جو مدینہ میں پیدا ہونے والے ہیں
یا غار سر من راے میں سے خروج کرنے والے ہوں گے۔ کون
مہدی کو علماء حال سند خلافت عطا فرما کر امام بنائیں گے
کیا ایسا نہ ہوگا۔ کہ جب مفتیان دیوبند کے حضور میں وہ سند
خلافت حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوں۔ اور وہ یہ سوال
آپ سے کر بیٹھیں کہ حضرت آپ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

ندوۃ العلماء کے نام ایک کھلا خط

ندوہ کا اجلاس جب کلکتہ میں ہوا ہے تو ندوۃ العلماء کے ناظم معین منشی غلام حسین صاحب عارف کی طرف سے دعوتی اطلاع آنے پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مایہ ناز اور واجب الاحترام ممبر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے ندوہ کے نام ایک خط لکھا تھا جو اعلیٰ درجہ کے حقائق و معارف کا مجموعہ تھا۔ ندوہ پر اس کے بعد دس سال گذرنے پر بھی میں اس خط کے مضامین کو ویسا ہی قابل قدر اور قابل غور یقین کرتا ہوں۔ اس لئے ندوہ نمبر کو اسی خط سے شروع کرتا ہوں۔ اگر ندوۃ العلماء کے ممبر خدا کے لئے خشیت اللہ کو دل میں جگہ دیکر اس پر غور کرینگے۔ تو اس میں ان کے لئے بہت سی مفید باتیں ملینگی۔ ندوۃ العلماء کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ خدانخواستہ ہمیں ندوہ سے کوئی مخالفت نہیں ہے جو کام ندوہ کرنا چاہتا ہو ہم اسے نہایت ضروری اور اہم سمجھتے ہیں۔ گو ہماری دانست میں اس کے لئے راہ دوسری ہو۔ اور اس کا ذکر اس خط میں ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا امام اور مطاع حضرت خلیفۃ المسیح جو تڑپ اور درد اسلام اور مسلمانوں کے لئے اپنے دل میں رکھتا ہے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ مولوی شبلی کے ایک عربی مضمون کو مفید سمجھ کر اس میں مالی امداد سے اپنے پرہیز نہیں کیا۔ آپکے سلسلہ کے راجپوتوں کی انجمن نے کچھ روپیہ جمع کیا کہ نومسلم راجپوتوں [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی نے مدرسۃ الٰہیات کانپور کے ذریعہ کام کرانے کے لئے روپیہ دیدیا یونیورسٹی کی تحریک کو مفید سمجھا وہاں روپیہ دینے سے پرہیز نہیں کیا وہ اپنے پہلو میں اسلام اور اہل اسلام کے لئے ایک دردمند دل رکھتے ہیں۔ اس لئے آپ کے ماتحت جو جماعت ہے اسکو قدرتاً ان تمام کاموں سے ہمدردی ہے جو اسلام کے لئے ہوں۔ مگر جہاں اصلاح کی ضرورت سمجھتے ہیں یا اظہار حق کی حاجت پاتے ہیں وہاں مجبور ہیں کہ حق کہیں۔

اس لئے ممبران ندوۃ العلماء ٹھنڈے دل سے ہمارے اس پیام کو پڑھیں خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ہمیں کسی کی تحقیر یا مخالفت مقصود نہیں صرف حقگوئی ملحوظ خاطر ہے۔ اور اگر حق کی لازمی مرارت سے کوئی بات ناگوار خاطر بھی ہو تو اس کے لئے میں ندوۃ العلماء کے ممبروں سے وسعت حوصلہ کی امید کرتا ہوں

بالآخر ؎

من از ہمدردی ات گفتم تو ہم خود فکر کن بارے
خرد از بہر ایں روز است ای دانا و ہوشیارے

ندوۃ العلماء ہو یا خطرناک اخراجات کا بوجھ قوم پر ڈالنے والی ایجوکیشنل کانفرنس یا کوئی انجمن ہو۔ افراد ہوں۔ یا مجموعے ہوں جن لوگوں کو قوم کی ترقی اور اصلاح کی دھن لگی ہوئی ہے اور سچی گدازش اور قوم کی پستی کے احساس نے انھیں بیقرار کر رکھا ہے انھیں سب سے پہلے یہ سوچنا چاہیے کہ وہ کس قوم کی اصلاح کے درپے ہیں۔ اور وہ کونسا تاگا ہے جو اس سے نکل گیا ہے جس سے اس کا شیرازہ وا ہو گیا اور سارا تانا بانا ادھڑ گیا ہے اور یہ قوم کبھی اوج عروج پر تھی۔ تو کن مضبوط چٹانوں پر اس کا پیر جم گیا تھا اور کیا کلید تھی جو اس کے ہاتھ آ گئی تھی جس سے قدرت کے مدتوں کے دفینوں کے قفل کھول لئے تھے اور پھر اس امر میں پاک دل سے غور کرنی چاہیے کہ آیا اس قوم کے مدرسۃ الفلاح میں یورپ کا تعلیمی کورس بالذات کارآمد ہے؟

مسلمان ایک قوم ہیں جن کے لئے سب سے پہلے یہ کوشش کی گئی تھی کہ ابراہیمی قبلہ کو پہچانیں۔ اس کے لئے قوم کے بنانے والے نے عجیب عجیب تدابیر اور کارروائیاں کیں۔ ایک کنکریلے بیابان میں جہاں مختلف رنگوں کے پتھر تھے اس نے بڑی صاف اور سیدھی سڑک بنانے کا ارادہ کیا۔ تیئیس برس تک اسے مختلف روکوں کے ہٹانے میں لگے۔ ان جلیل القدر رزولیوشنوں کو غور سے پڑھو جو کئی اجلاسوں میں پیش اور پاس ہوتے۔ کسی میں یہ ہے کہ آلہہ باطلہ اٹھا دئے جائیں یہ انسانی ترقی کی راہ میں روک ہیں اور پیش ہو کر ملاء اعلیٰ کے اتفاق سے پاس ہوا کہ ایک ہستی کی پرستش ہو۔ جو تمام محامد عالیہ اور اسماء حسنیٰ کی جامع اور تمام نقائص اور رذائل اور عیوب سے پاک ہے تمام تعلقات سے بڑھ کر اس سے تعلق پیدا کیا جائے تمام اندرونی اور بیرونی قوی اور اعضا حنیفیت کے رنگ میں رنگین ہو کر اس کے حضور میں جھک جائیں کسی رزولیوشن کا مفہوم ہے کہ حرامکاری۔ حرامخواری ہر قسم کے ظاہری اور باطنی فواحش اور بدعہدی اور غداری اور بغاوت اور چوری او فساد کی راہیں انسان کو تباہ کرنے والی چیزیں ہیں۔ ان کا انسداد کیا جائے کسی ریزولیوشن کا یہ مقصد ہے کہ نصرانیت نور حق کے پانے اور سچی فلاح اور صلاح کے حاصل کرنے میں خطرناک روک ہے اس کا مسئلہ ولد خدا ہونیکا۔ اور اس کا کفارہ اور تثلیث ایسے ہولناک اور چشمہ مفاسد ہیں کہ آسمان جس سے پھٹ جائیں۔ اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ چور چور ہو کر گر پڑیں۔ اور اس کی تعلیم اور اس کے نتائج تمام نبیوں کی تعلیم اور ساری راستبازیوں کی رہزن ہیں اس غول سے راہ صاف کیجائے کسی میں مذکور ہے کہ اس اعتقاد کو کہ خدا انسان سے کلام نہیں کرتا اور اس پر اپنا زندہ نور بخش اور تازہ بتازہ تسلی بخشنے والا کلام نہیں [illegible] انسان کی روح میں اپنے وصال کی فطری تڑپ پیدا کر کے بھی کبھی ایسی عادت نہیں رکھتا کہ اس کے آگے منہ سے نقاب اٹھانے اور انسان آسمان کے نور کی تائید اور خوارق العادت کھڑکیوں کے کھلنے کے بغیر اپنی مادی تلاش اور محدود قوی سے کرید کرید کر مصنوعات میں آخر صانع کا کھوج لگا لیتا ہے غرض بڑے زور سے یہ رزولیوشن پاس ہوتا ہے کہ اس ناپاک برہوپے کی بیخکنی کیجائے۔ اور کہیں بڑی قوت

سے مقلد بھی ہیں یا نہیں ؟ کیونکہ ہماری کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ مہدی علیہ السلام امام اعظم کی تقلید کریں گے۔ پس اگر انہوں نے اپنا مقلد ہونا مان لیا تو ممکن ہے دیوبند سے سند مہدویت مل جاوے۔ بعد ازاں اُن کو صوفیا ہو غیرہ پیر پرست و گور پرست علماء کے دربار میں جب شرف باریابی حاصل ہوگا۔ تو یہ مقدس گروہ ان سے سوال کریگا کہ جناب والا استعانت قبور و عرس میلاد و گیارہویں و تیجہ دسواں و قوالی وغیرہ شعار اسلام کے بھی آپ پابند ہیں یا نہیں ؟ لاریب ان کے سامنے یا تو حضور ممدوح ان سب خرافات کا اقرار کریں گے یا انکار بصورت اقرار یہاں سے بھی امید کامیابی ہو سکتی ہے۔ کہ سند امامت مل جائے۔ بشرطیکہ وہ کسی سلسلہ نقشبندیہ یا سہروردیہ وغیرہ میں بیعت بھی کر لیں۔ اور بصورت انکار سرٹیفکیٹ کا ملنا ناممکن۔ آگے چلئے۔ جبکہ وہ وارث الانبیاء اہلحدیث علماء کے دار الحدیث میں جائیں گے۔ تو وہاں آپ کو بڑی دقتیں پیش آئیں گی پہلے تو وہ یہ سوال کریں گے۔ کہ اب تک آپ نے کہاں کہاں سے سند خلافت حاصل کی ہے ؟ اس وقت اعلیٰ حضرت دیوبند کا خلافت نامہ اور اجمیر یا پیران کلیر یا پاکپٹن یا گولڑہ وغیرہ کے سجادہ نشینان و بدعتی علماء کے سرگروہ احمد رضا خان کا عطیہ سرٹیفکیٹ پیش کر کے درجواست کریں گے کہ آپ حضرات بھی مجھے امام بنا ڈالئے۔ کیا ان سرٹیفکیٹوں کو ملاحظہ فرما کر جن میں مہدی علیہ السلام کا اقرار تقلید امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ تمام بدعات مروجہ کا عامل ہونا بھی درج ہوگا۔ یہ اصلی وارث انبیاء سند خلافت و امامت دیدیں گے ؟ حاشا ثم کلا حاشا۔ وہ تو آپکو ایسا امام بناویں گے کہ مہدی بھی یاد رکھیں۔ مشرک۔ بدعتی۔ سود خور۔ ناقابل تعظیم اسلام سے خارج خلافت تو کجا امامت مسجد کے بھی ناقابل وغیرہ وغیرہ ٹائیٹل دیکر بیرنگ واپس کریں گے۔ یا حکم صادر ہوگا کہ توبہ کرو اور کسی مستند عالم اہلحدیث کی سند حدیث دکھاؤ۔ تب تم کو ممکن ہے۔ کہ معمولی سی سند مل جائے۔ ورنہ مدرسہ آرہ یا وزیر آباد وغیرہ میں حدیث پڑھ کر آؤ۔ تب سند پاؤ۔ الغرض اس طرح وقت تک تو مہدی علیہ السلام اپنے لئے تو سنیوں سے سند امامت کے جھگڑے ہی میں رہیں گے۔ ان سے فارغ

ہو کر اگر نیچر گڈھ المعروف بعلی گڈھ کی طرف رُخ کیا تو وہاں سے آپ کو تا وقتیکہ کوئی اعلیٰ ولائیتی ڈگری نہ مل چکی ہو۔ اور بہشت و دوزخ و ملائکہ و صوم و صلوٰۃ و وحی و معجزات وغیرہ کے بارے میں تہذیب الاخلاق و رسالہ استجابت دعا و تفسیر سرسید مرحوم کی فلاسفی کے پورے مصدق و قائل نہ بنیں اور مسلم یونیورسٹی میں کوئی معتدبہ رقم نہ داخل کریں۔ اور کوئی نیا تجربہ سائنس کا نہ دکھلائیں۔ اور کالج میں کوئی مہدی ہال نہ بنوائیں۔ کسی خلافت و لافت کی سند مل سکیگی۔ البتہ نیچریت میں اعلیٰ نمبر پانے سے لیڈر کے خطاب سے فیضیاب ہو سکتے ہیں۔ اور یہی ان کے لئے بڑی خوش قسمتی سمجھو۔ اب ہم چکڑالوی وغیرہ کی طرف سے جو سند ملنے کی امید ہو سکتی ہے۔ اس کو چھوڑ کر سیدھا ایران یا لکھنؤ کے مجتہدین عظام کی بارگاہ میں مہدی مسعود کو جاتے ہوئے پاتے ہیں جہاں کا نقشہ کھینچنا ہماری طاقت سے باہر ہے۔ مختصر یہ کہ سب سے پہلے جب تک حضرت موصوف اصحاب کبار سے تبرا اور تعزیہ اور مجالس عزا سے تولا اور فرقہ سنیہ پر حوصلہ اقرار لعنت و ملامت اور بزرگان اسلام پر سب و شتم اور اہل بیت پر اقرار ورود ظلم و ستم نہ کر لیں وہاں ٹھہرنا بھی محال ہوگا۔ سند مہدویت یا خلافت ملنا ع

ایں خیال است و محال است و جنوں

مختصر یہ کہ مہدی آئیں شوق سے آئیں چشم ما روشن دل ما شاد۔ مگر خدا کے لئے ملہم و مجدد و مامور من اللہ و منصور من حکم و عدل خلیفۃ اللہ بن کر نہ آئیں۔ نہ فرقہ ہا مسلمانان میں مذہبی یا شرعی اصلاح و درستی یا کسی مسئلہ کی تصدیق یا تکذیب۔ شیعہ و سُنیوں میں حنفی و شافعی میں۔ مقلد غیر مقلد میں۔ وہابی بدعتی میں۔ نقشبندیہ یا چشتیہ وغیرہ میں فرمائیں۔ صرف کمانڈر انچیف ہو کر آئیں۔ دُنیا بھر کی حکومت مسلمانوں کو دلا جائیں۔ ایران کو روس سے طرابلس وغیرہ کو اٹلی سے چھڑوا جائیں۔ مولویوں ملانوں صوفیوں سجادہ نشینوں کے گھر مال غنیمت سے بھر جائیں۔ مسلمان مالا مال ہو جائیں۔ تاکہ پھر کسی کو نوکری کرنی پڑے۔ نہ مزدوری و تجارت۔ اور سب

اپنے مزے چین سے صدیوں کی خام آرزوؤں کو پختہ کر لیں۔ غرضیکہ ایسی شان سے اگر آنا ہو۔ تو ۱۳۳۱ھ سال رواں کے خاتمہ سے بھی پہلے آجاویں۔ زیادہ انتظار نہ دکھاویں۔ کیا دلچسپ ناول ہے۔ جس کے ہر باب میں بجز عیش و عشرت کی پُر لطف خیالی داستان کے اور کچھ بھی نہیں۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ آیا یہ خواب و خیال ہے یا امر شدنی ؟ اس کا دو حرفہ صحیح جواب سُننا چاہو۔ تو یہ ہے۔ ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا

اُس اسلام میں جو تیس سپاروں کے اندر بین الدفتین ہے۔ جس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم فداہ و روحی و جسمی نے خدا کے بندوں کو پہنچایا۔ سُنایا۔ بتایا۔ سکھایا اس افسانہ کی شکسپیر کے ناول سے زیادہ وقعت نہیں خود غرض مسلمانوں اور لالچی و طامع انسانوں نے من بعید از علم و عقل و نقل روایات کو تراشا اور نسلاً بعد نسلاً یہ دل خوش کن داستان میٹھی اور پیاری۔ کانوں کو بھاتی اور دل کو لبھاتی ہوئی معلوم ہوئی۔ تو جہاں اور موضوعات نے گھر بنا لیا تھا۔ وہاں ہی اس خواب و خیال نے جگہ پالی۔ اور رفتہ رفتہ ع

ہر کہ آمد بر آں مزید نمود

کے مطابق حاشئے چڑھتے چڑھتے خاصی بوستان خیال بن گئی۔ یاد رکھو یہ تمام باتیں جھوٹ محض ہیں۔ اسلام میں کوئی ایسا مہدی آنیوالا نہیں۔ یہ صرف دل کی بھڑاس ہے اور کچھ نہیں۔ آئندہ نمبر میں ہم مہدی کے متعلق جو روایات ہیں۔ ان پر بحث کریں گے۔ انشاء اللہ۔

اطلاع

میں ایک دینی سفر پر خدا کے فضل سے جاتا ہوں اگرچہ مینے انتظام کر دیا ہے کہ اخبار آئندہ وقت پر شائع ہو۔ اس کیلئے ضرورت ہے کہ احباب اخبار کی قیمت اور بقایا کے وی پی بھیجے گئے ہیں وصول کریں۔

(ایڈیٹر)

قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے

یہ بالکل سچ ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے۔ اور ہر مسلمان ضروری سمجھتا ہے کہ قرآن کی تلاوت کرے۔ مگر اس میں بھی کلام نہیں کہ تلاوت کی اصلی غرض عمل ہے۔

اور اعتقادی قوتوں کا نشوونما اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک انسان قرآن مجید کے مطالب اور معنوں سے آگاہی حاصل نہ کرے جو کہ ہی قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر سے ہوتی ہے

اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ترجمۃ القرآن کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے اور اس میں بامحاورہ ترجمہ کے علاوہ حاشیہ میں تفسیری نوٹ دئے گئے ہیں اور ان ترجمے اور نوٹوں کی خصوصیت یہ ہے کہ قرآن مجید کی حقانیت اور عظمت اور اعجازی قوت کو ظاہر کیا جاوے

یہ ترجمہ و تفسیری نوٹ زمانہ کی موجودہ ضرورت اور مخالفین اسلام کے موجودہ اعتراضات کو مدنظر رکھ کر لکھے گئے ہیں ‡ ‡ ‡

عاشق قرآن کریم حضرت مولانا مولوی حافظ نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح (مدظلہ العالی)

کے درس سے لئے ہوئے نوٹوں اور آپ کی تحریروں اور ملفوظات اور حضرت مسیح موعود مغفور کی تحریروں ملفوظات اور دیگر بزرگان ملت کے ملفوظات سے جمع کئے گئے ہیں۔ ان کو کیا آپ نے اب تک نہیں پڑھا۔ اگر نہیں تو ضرور پڑھیں اس میں نور ہدایت اور شفا ہے۔

ہدیہ فی پارہ ایک روپیہ (عہ۱)

نوٹ آٹھ پارے تیار ہیں۔ آٹھوں کے اکٹھے خریدار سے مبلغ آٹھ روپے لئے جاوینگے معہ محصولڈاک

دفتر الحکم قادیان دارالامان سے طلب کرو ‡

جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

حروب صلیبی کے تذکروں میں متعصب مورخوں نے دروغ بافیوں کی حد کر دی بارے انگلستان کی ایک روشن خیال جماعت نے واقعات کے چہرہ سے پردہ اٹھانے کے لیے ایک منصفانہ کتاب لکھ کر مسلمانوں پر احسان کیا جس کا ترجمہ ماہ بماہ

الناظر

میں شائع ہوتا ہے جو صرف عہ سالانہ میں اعلیٰ درجہ کے علمی تاریخی۔ فلسفی تمدنی۔ اخلاقی اور ادبی مضامین نظم و نثر کے

۸۰ اسی صفحہ

بالتزام ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو ہدیہ ناظرین کرتا ہے۔

نمونہ کا پرچہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔

(منیجر رسالہ الناظر لکھنؤ)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور و معروف جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ کی گرانی درد وغیرہ نہیں ہوگا حسب معمول نہانے اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی ۱۶ برس سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے آتے ہیں یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں۔ ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے ۱۶ گولیوں کی ڈبیہ قیمت ۵ ایک سے ۶ ڈبیہ تک [illegible]

درد سر اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں بجھا تا ہے یہ دوا لحظہ میں اسکو ہانی کر دیتا ہے اور ریاح جس شیر جگہ پڑ کر رگوں میں اہر کن کی سی جو کیں چھو نیسے ہو اس دوا سے فورا آرام ہوجاتا ہے اس لیے دوا ہر خاص و عام کو اپنے پاس رکھنا لازم ہے قیمت ۳ شیشی کی ایک ڈبیہ ۲ محصولڈاک ایک سے ۶ ڈبیہ تک ۵

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تارچند دت اسٹریٹ کلکتہ

بچوں کی تندرستی

والدین کے لیے بہت فکر سے تعلق خاطر ہوتا ہے جب بچہ ہاں کہ بچہ اگر سست اور بھوک کم ہوگئی ہو تو اسکو [illegible]

اسکاٹس ایمالشن

دینا چاہئے اس کے دودھ میں چند قطرے ملا کر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہوجاتا ہے۔ جو تندرستی کی علامت ہے ہاتھ سے چھپا نہیں جاتا استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہوجاتا ہے

اسکاٹ اینڈ بوئن لمیٹڈ [illegible] لندن

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری۔ مضمونوں کی تیز و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے کہ الامان۔ لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے ہی نہیں چلتا بلکہ ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں۔ اول آزماؤ۔ پھر منگواؤ۔ بھلا اس میں بھی دھوکہ ہے۔ قوائے تناسل کے متعلق ان دنوں مختلف بیماریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکائت ہے۔ میں نے اس مرض کے لئے یہ معجون تیار کی ہے جس کے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاءاللہ فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکائت کے لئے انشاءاللہ مفید ہے۔ ہمارا کام یہ نہیں کہ لکھ دیں کہ جواہرات سے تیار ہوتی ہیں۔ اول نمونہ مفت منگائیے۔ پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے قیمت فی بکس عمہ

طلاء طلسمی پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریوں سے کہ یہ امراض لاحق ہوتی ہیں اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے بیمار اس طلا سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاءاللہ وہ اس کو مفید پائیں گے۔ قیمت ۶ ماشہ عمہ

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانیوالا۔ قیمت فی تولہ ۸؍

منجن دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا۔ قیمت فی بکس ۲؍

حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

کیا آپ بیمار ہیں؟

جبکہ آپ کی طبیعت درست نہ ہو۔ اس سے کچھ بحث نہیں کہ کونسی آپ کو شکائت ہے۔ آپ ضرور خود سے یہ سوال کیجئے۔ کہ آیا دن بھر میں ایک دست صاف ہو جاتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو۔ تو آپ رات کو سوتے وقت ڈونس ڈنر پلس (ڈون کی ہاضمہ کی گولیاں) دو تا تین کھا لیجیے۔ دوسرے روز صبح کو دست صاف ہوگا اور بیشتر کی نسبت آپ کو فوراً زیادہ اچھا معلوم ہوگا۔ قبض کی وجہ سے آنتوں میں فضلے زیادہ دیر تک رہتے ہیں اور ایسا فاسد مادہ پیدا کرتے ہیں جو دنیا کے نصف سے زیادہ مرضوں کا باعث ہوتا ہے۔ اس سے بخوبی سمجھا جائیگا کہ کیوں قبض سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جگر کی شکائت۔ ہیجان۔ صفرا۔ صفراوی بخار۔ یا تپ۔ بدہضمی۔ پٹھوں کی کمزوری جسم کی نقاہت۔ امراض قلب یعنی دل۔ دوار یعنی چکرانا

دردسر۔ نفخ یعنی کھٹی ڈکاریں۔ مستورات کی بیماریاں۔ اگر بہت عرصہ یہی حالت رہے۔ تو خون کثیف ہو جاتا ہے۔ ڈون کی ہاضمہ کی گولیاں (ڈونس ڈنر پلس) نباتات سے بنائی گئی ہیں۔ اور مذکورۃ الصدر مرضوں کو مٹاتی ہیں۔ کیونکہ وہ فاسد اور زہریلے اجزوں کو نکالتی ہیں جگر کو قوت عطا کرتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۱۲؍ و ۸؍ و ۱۲؍ ۱؎۔ ۲ روالی شیشی میں ۱۶۰ گولیاں ہیں۔ جو ۱۲؍ والی شیشی سے پنچگنی ہیں۔

۱۲؍ والی شیشی ڈون پی۔ او باکس نمبر ۲۰ بمبئی سے طلب کرو۔

پانچ روپے سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

صرف روح حیات کی شرطیہ مفید ایجاد سے۔ اگر روح حیات حلق سے اُترتے ہی سیدھا اُن اعضاؤں پر اپنا بے نظیر اثر نہ ڈالتا۔ تو آجتک دس لاکھ روپے کا فروخت نہ ہوتا۔ روح حیات کی تجارت میں نے پانچ روپے سے شروع کی تھی۔ اور آج دو لاکھ روپے کی جائیداد کا مالک ہوں

ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر۔ لاہور

میری تین یوم کی آمدنی 14 آنے 883 روپے تصدیق فرماتے ہیں۔ کارخانہ روح حیات پنجاب کے تمام حکیموں ڈاکٹروں سے زیادہ انکم ٹکس ادا کرتا ہے۔ اس لئے روح حیات کو جس نے ایک دفعہ آزمایا۔ وہ عمر بھر کے لئے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا۔ اور لاکھوں روپے کا فروخت ہو گیا۔ یہ وہ طاقت بھری دوا ہے کہ جس کے پینے والے کو ہاتھی اور شیر کا مقابلہ آسان ہے۔ روح حیات صرف دو یوم میں قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں جو لوگ اپنے ہاتھوں خلاف قدرت عمل کرنے سے زندگی تباہ کر چکے ہیں۔ وہ روح حیات کا استعمال کریں +

روح حیات مرض نامردی۔ کمزوری۔ رگوں اور پٹھوں کی سستی۔ سرعت۔ رقت۔ خرابئ جگر۔ بدہضمی۔ لاغری۔ کمزوری۔ خواب میں بدن کا ناپاک ہو جانا۔ ان سب کے واسطے شرطیہ مفید ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار

روح حیات کا استعمال ضعف دماغ کے لئے وکیلوں۔ مجسٹریٹوں۔ طالب العلموں کو نہائت مفید ثابت ہوا ہے

ملنے کا پتہ:۔ **حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر موجد روح حیات پروپرائٹر شفاخانہ عام۔ اکبری دروازہ۔ لاہور**

اور پورے زور سے پیدا ہوتا ہے کہ ابراہیم کے طریق اور ملت کو اختیار کیا جائے اس لئے کہ آغاز عالم سے سارے راستبازوں اور منعم علیہم کی وہی راہ ہے اسی پر اسمٰعیل ۔ اسحاق ۔ یعقوب یوسف ۔ موسیٰ ۔ داؤد ۔ سلیمان ۔ اور تمام برگزیدہ لوگ چلکر کامیاب ہوے غرض قوم بنانے کے لئے اور اس کی راہ روکوں کو دور کرنے کے لئے یہ تدبیریں ہیں جو اس جہان کی انجمن کے احکم الحاکمین پریزیڈنٹ کو سوجھیں اور بنی آدم کے سچے خیرخواہ اور کامل مصلح محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ عمل میں آئیں ۔

تیرہ برس تک تو بظاہر یہ رزولیوشن تھیوریوں کے رنگ میں اور وزن میں تھے مگر آگے چلکر ایک اور میدان (مدینہ طیبہ) میں اپنر عملدرامد شروع ہوا ۔ باطل معبودوں اور ہاتھوں کی کاریگریوں کے پرستار اور مددگار کاٹ ڈالے گئے ۔ ناپاک یہودیت جو ہر ایک تازہ راستی کو بدعت سمجھتی اور اصلاح کے موجدوں اور راستبازی کے ناصروں کی جانی دشمن تھی تباہ کردی گئی اور اصلاح اور ترقی کی نئی قائم بنائی ہوئی مملکت کے آس پاس سے اس کے منحوس وجود کے خاروخس کو صاف کردیا گیا ۔ اور سب سے آخری اور بنائی ہوئی مملکت کے آس پاس سے اس کے منحوس وجود کے خاروخس کو صاف کردیا گیا اور سب سے آخری اور سب سے زیادہ مفید کام جس سے حقیقی ترقیوں اور فلاح کے چشمے بہ نکلے یہ کیا گیا کہ بیت اللہ کو تمام ناراستیوں ۔ اور بطلانوں کے ریپریزنٹیٹو (مظاہر و مجالی) سے جو اگرچہ گنتی میں تین سو ساٹھ تھے ۔ مگر قیامت تک کے نئے نئے پیدا ہونیوالے جھوٹے مذہبوں اور مشربوں اور سکولوں اور تھیوریوں کے جامع اور جڑ تھے پاک اور خالی کیا گیا

یہ ساری کارروائیاں درحقیقت مبادی تھیں ۔ اور انسانی فطرتوں کے طیار کرنے اور ایک بڑے مقصد کے حاصل کرنے کے قابل انھیں بنانے کے لئے ایک بڑے کاری مسہل کے قائم مقام تھیں اس کے بعد وہ قوانین اور قواعد شروع ہوئے جنھوں نے اس کس مپرسی اور متفرق اور امی قوم کو تہذیب اور تمدن اور سیاست کے ثمرات سے برخوردار کیا ۔ اور ان تمام عقائد اور ایمانیات کو جو سراسر اور جذر قلب سے تعلق رکھتے تھے عملی رنگ میں ظاہر کیا پانچ وقت کی نمازوں کی پابندی کرائی گئی جس سے حقوق الٰہی کی پوری علمی اور عملی حفاظت ہوگئی پھر زکوٰۃ کا سلم دیا گیا اور ہر قسم صدقات و مبرات کا امر ہوا جن سے حقوق عباد کی رعایت مرعی رکھی گئی ۔ اس کونسٹرکشن کے بعد ایک اور ڈسٹرکشن شروع ہوا جو اس پہلے ڈسٹرکشن کسی طرح کم نہ تھا ۔ یہ مقابلہ اور مجادلہ تھا ان ڈاکوؤں کے ساتھ جو نظام سوسائٹی کو کسی زمانہ میں آرام اور ضبط سے قائم رہنے نہیں دیتے یعنی میخوری اور قمار بازی کی ممانعت کی گئی ۔ ان دو اخلاقی عیبوں کو صلاحکاری اور تقوے اور طہارت اور امن عامہ کا سخت دشمن سمجھا گیا اس لئے ضروری ہوا کہ اس تازہ قوم کو جو سارے جہان کے لئے قیامت تک نمونہ ٹھہرنے والے تھے ان عیوب سے پاک کیا جائے

ان تمام باتوں میں غور کرنے کے بعد اصول سیاست مدن کے بڑے سے بڑے واقف کو بھی شرح صدر سے اس امر کا سمجھنا ممکن ہے کہ کیونکر ایک شخص اس حیثیت کا جو ہمارے ہادی کامل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تھی ۔ ایسے وقت اور ایسی قوم میں ایسا کامیاب ہوا کہ جس کامیابی کی نظیر آغاز آفرینش سے اب تک کسی مصلح کی تاریخ اور سوانح میں پائی نہیں جاتی ۔ ایک مادی یورپین کسی ایک شاخ علم میں ماہر کیوں نہو ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائف میں ان حیرت انگیز کارروائیوں اور انقلاب انگیزیوں کو پڑھتا اور پاتا ہے ۔ اور اگر مردم خوار متعصب نہو تو فیاضی سے آپ کو بڑا مدبر اور عقلمند اور مصلح قوم مان لیتا ہے اور حقیقت میں اس پر کیا موقوف ہے سپرٹ آف اسلام کا مغربی مصنف اور علی گڈہ سکول کا بانی بھی اس سے زیادہ نہ کہہ سکتا اور نہ سمجھ سکتا ہے اس لئے کہ خدا کے صاف اور صریح تکلیم اور انسانی قویٰ سے بڑھکر اور مخارج وحی اور آواز پر ان کا یقین نہیں ۔ مگر حقیقت الامر یہ ہے کہ قوم کے بنانے کے لئے جیسے وہ ننگے مادی ذہنی عقل اور انسانی تدبیریں اور حیلے اور جوڑ توڑ کام نہیں دے سکتے قوانین اور قواعد کا دینا اور بات ہے ۔ اور ان پر عملدرامد کرا دینا اور بات ۔ اور جب یہ دیکھا جائے کہ کن مالوف اور معتاد باتوں سے چھوڑایا گیا ۔ شراب خوری ۔ قمار بازی اور عیاشی اور بیباک اور آزاد زندگی اور ہر قسم کی بدکاری حتیٰ بدنظری جو برسوں سے شیر مادر کی طرح لوگوں کو محبوب و مطلوب تھی ان باتوں سے نہیں روکا گیا ۔ اور پانچ نمازوں کی پابندی اور روزوں کی پابندی اور عضو عضو پر تقوے اور عصمت اور طہارت کی قید لگادی گئی ۔ تمام اختلافوں اور نزاعوں اور خونریزیوں کو جو جنگجو قوموں کا دل پسند شغلہ ہوا کرتی ہیں دور کرنیکا حکم دیگر پرزور الفاظ میں تاکید ہوئی واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا الخ غرض ان باتوں کو دیکھ کر عقل کرید کرید کر بیکار ہو جاتی ہے اور کبھی حکم نہیں لگا سکتی کہ یہ کام کسی انسان محض کا ہے ۔ یعنی یہ کام ایسے انسان سے پورا ہو سکتا ہے جو اپنی سوچ بچار اور جوڑ توڑ اور منصوبوں کے سہارے سے اٹھتا بیٹھتا ہے پاک اور صاف عقل اسبات پر مجبور ہو جاتی ہے کہ خدائے مقتدر کی تائید اور سماوی نصرتوں کے بغیر اتنی بڑی تبدیل اور انقلال ممکن نہیں ۔ ایسی اصلاح اور تبدیل اسی انسان کا کام ہے جو پرلے درجے کی قدسی قوت رکھتا ہو ۔ اس کی جان ساری دنیا سے زیادہ مزکی اور مطہر ہو ۔ ایک طرف ساری آلائشوں اور کدورتوں اور زنگوں سے خود دنیوی علائق اور آلودگیوں کا لازمی نتیجہ ہیں پاک ہو کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا اور دائمی اور وفادارانہ پیوند رکھتا ہو اور دوسری طرف مخلوق کے ساتھ ان کی صلاح و فلاح کے لئے بے ریا اور

بیغرض کامل محبت اور تعلق رکھتا ہو یعنی اُس کی دونوں جہتیں پوری اور درست اور ہر ایک قسم کے رخنہ سے محفوظ ہوں۔ انسان کامل ہو اور اہل زمین کے مصالح اور مفاد سے سچی دلچسپی رکھتا ہو اور آسمانی تعلق اور الٰہی قرب سے کامل حصہ رکھتا ہو۔ ممکن ہے کہ آجکل کے خشک الفاظ جو آسمان سے قطع تعلق کرکے زمین کے کیڑے بنگئے اور اپنے ہی منصوبوں پر ہر ایک قسم کی قومی ترقی موقوف سمجھتے ہیں اور ہر امر کے لئے یورپ کا اسوہ اور نمونہ چاہتے ہیں اس بات کو استعجاب یا استخفاف کی نگہ سے دیکھیں مگر بات اسطرح ہے اور عنقریب افصح المؤدبین دکھادیگا کہ حق و حکمت وہی راہ ہے جو پیش کی گئی ہے۔ لیکن یہاں ایک بات بہت تحقیق کے قابل ہے اور فطرت سلیم میں بے اختیار یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ لانظیر اطاعت جو قوم نے دکھائی اور اپنے مالوفات کو چھوڑ کر اس راہ کی پوری پیروی کی جو ہادی نے انھیں دکھائی اور مختلف راؤں اور شہریوں کے لوگ اس کی آواز پر ایک ہوگئے اور اپنے ارادوں اور راؤں اور مذہبوں اور مشربوں اور نفسانی جذبات اور اختلافات کو اس کے امر پر قربان کردیا بجز کامل اور زندہ ایمان کے اور ایک جانگداز رعب اور سطوت کے جس کے ساتھ عجیب خوف اور خشیت ملی ہوئی ہو۔ یہ اطاعت ناممکن ہے پس یہ کامل ایمان اور زندہ یقین جس سے ان کی پہلی ہستی اور ہوا پر موت آگئی۔ اور تمام رگیں جو معاصی اور ذنوب سے پیدا ہوتی تھیں خاروخس کی طرح جل گئیں کیونکر اور کس راہ سے انھیں حاصل ہوا۔ اس کے اسباب میں غور کرنے سے صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ امام مفترض الطاعت ہادی کامل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں دو خصوصیتیں تھیں جن کی تحریک اور تاثیر سے یہ دولت قوم کو ملی

اول پورا اور سچا نمونہ جو تعلیم آپ نے دی اس پر چل کر دکھایا قرآن کریم کے اوامر کی پابندی کامل طرح خود کی اور اس کی نواہی سے اجتناب کیا اس بات نے لازماً دو عظیم الشان فائدے قوم کو پہنچائے ایک یہ کہ اصحاب کے دلوں میں یہ یقین شرح صدر سے پلایا گیا کہ وہ اوامر اور نواہی ضرور خدا کی طرف سے ہیں اور وہ کلام لاریب قاہر و مقتدر خدا کا کلام ہے جس میں وہ مذکور ہیں اس لئے کہ انسان کے جذبات اور قوی کی بناوٹ ایسی بنائی نہیں گئی کہ خود تراشیدہ باتوں اور نفس کے سر جوش کی ایسی کامل پابندی کرے کہ تنہائی گھڑیوں میں اور میدان میں کبھی بھی بال بھر انحراف ان کی بجاآوری سے نہ کرے۔ اور زندگی کے تمام واقعات میں اس امر کا صاف صاف ثبوت دے کہ ان احکام کی تعمیل اور عدم تعمیل کی صورت میں اسے جانگداز خوف اور رُوح افزا امید شامل حال رہتے ہیں بس عاشق عارف اور اس امر کو محسوس کرنے والے صحابی کے یہ اشعار پڑھو اور سوچو کہ کس احساس اور اہتزاز نے اس کے مُنہ سے نکلوائے۔ جب اس نے رات کے آخری حصہ میں اتفاق سے اپنے محبوب و مولیٰ کو مسجد میں تہجد پڑھتے دیکھا اور مرسل کو خدا کے احکام کی تعمیل میں سرگرم پایا تو کس جوش سے کہا

وفینا رسول اللّٰہ یتلو کتابہ
اذا انشق معروف من الفجر ساطع
یبیت یجافی جنبہ عن فراشہ
اذا استثقلت بالمشرکین المضاجع
ارانا الھدیٰ بعد العمیٰ فقلوبنا
بہ موقنات ان ما قال واقع

دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ آپ کے اسوۂ حسنہ کے اتباع کا فوق العادت جوش ان میں پیدا ہُوا۔ درحقیقت اس سے زیادہ موثر کوئی بات نہیں ہوتی کہ بانی اور مصلح کی رفتار اور گفتار میں پوری مطابقت اور مصالحت ہو۔ صحابہ کے چال چلن کا اور اپنے مولیٰ سے لانظیر عشق کا اور اپنے عہد بیعت کے کامل ایفاء کا جو نمونہ ہم دیکھتے ہیں وہ کیوں دوسری قوم میں پایا نہیں جاتا وہ نمونہ نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے دکھایا۔ چنانچہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ وہ بات بات میں بگڑتے اور اپنے نبی کی مخالفت کرتے تھے۔ اور اکثر کوسنے بھی لگ جاتے تھے۔ اور نہ ہی حضرت مسیح کے شاگردوں نے دکھایا جنہوں نے آخری نازک وقتیں بھی بیوفائی اور غدر کا ثبوت دیا۔

غرض کیا وجہ ہے کہ کسی مرشد کے خدام نے ایسا حیرت انگیز نمونہ کبھی نہیں دکھایا اس کا صاف صاف جواب یہی ہے کہ قرآن کریم کی کامل اخلاقی اور تمدنی اور سیاسی تعلیم پر ہمارے ہادی کامل علیہ السلام نے جیسے خود چلکر اور اُسے اپنی زندگی کی تمام رفتار اور تحریکات کا دستور العمل بناکر دکھایا۔ اور خدا کیطرف سے آپ کو عمل اور اظہار عمل کے موقعے بھی میسر آگئے ویسے کسی کو بھی بخشے نہیں گئے۔ اور آپکے اخلاق اور اعمال کے تمام مختلف شعبے جو بالقوہ آپ کی پاکذات میں مخفی اور مرکوز تھے مکی اور مدنی دو متضاد اور متخالف زمانوں کی تحریکات کی وجہ سے پوری ظہور میں آگئے اس سے آپ میں قوت قدسی اور عقد ہمت اور تزکیہ اور تطہیر کی طاقت تمام راستبازوں سے زیادہ پیدا ہوگئی۔ جو قوم بنانے کے لئے ایک مصلح میں سب سے زیادہ ضروری شے ہوتی ہے اور اسی نمونہ اور اظہار سے قوم میں سچا خلوص اور وفاداری اور اطاعت پیدا ہوئی۔

دوسری خصوصیت جس سے زندہ ایمان اور منور یقین دلوں میں پیدا ہوا قرآن کریم کا اس صراط مستقیم کو مخصوصاً اختیار کرنا تھا جس کی سخت ضرورت اس کتاب کو تھی جو ابد تک زندہ اور مبارک رہنا تھا اور جو خدا شناسی اور خدا بینی اور گناہ سوزی اور پاک سازی کا ایک ہی ذریعہ تھا وہ تھے مقتدر نشان اور قاہرانہ پیشگوئیاں جو غیب پر مشتمل تھیں جو اپنے اپنے وقتوں پر بڑے جلال اور کمال سے پوری ہوئیں۔ تمام قرآن کریم ان زبردست پیشگوئیوں سے بھرا ہوا ہے اسوقت محل اور وقت نہیں کہ اس اجمال کی تفصیل کی جائے ان امور پر ہم نے اپنے بہت سے خطبوں اور تقریروں میں بحث کی ہے۔ خداوند حکیم علیم کا زندہ اور آخری کتاب میں اس معجزہ اور خرق عادت کو اختیار کرنا اور دوسرے تمام مادی اور مخلوق کے عمل اور صناعت سے ملتبس اور مشابہ ہوجانیوالے معجزات کو ترک کردینا اس حکمت پر مبنی ہے کہ سچا اور جاودانی علمی معجزہ جو علوم کی گھمسان لڑائی میں کامیاب ہوسکتا ہے۔ یہی نشان ہیں جو غیبی

مقتدرانہ پیشگوئیوں کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں علوم وفنون کی اعلیٰ سے اعلیٰ ترقی کا زمانہ اس سے بہتر کوئی فوق العادت چیز نہیں پا سکتا کہ جس کے آگے سر تسلیم خم کرے۔ انجیل کیوں ایک تنکے کی طرح علوم جدیدہ کی رو کے آگے بہ نکلی اور اس کا سارا شیرازہ کھل گیا۔ اور کیوں ہندوؤں کا مذہب آج بازیچۂ طفلاں بن گیا۔ اسی لئے کہ اس اول الذکر کتاب نے ایسے معجزات پر اپنے صدق کا مدار رکھا۔ جس سے بڑھکر آج یورپ دکھا رہا ہے۔ اور وہ مادی سطح اور انسانی وسعت کے دائرہ سے اوپر اور باہر نہیں اور ہندو مذہب کا سارا دار ومدار افسانوں اور کھیلوں پر ہے جو علم اور فضل کی روشنی کے مقابل پاش پاش ہو جاتے ہیں اقتداری پیشگوئیاں جو عظیم الشان غیب پر مشتمل ہوتی ہیں حقیقی معجزات ہیں جن کی مثل لانے پر بشر محض کبھی قادر نہیں ہو سکتا اور دوسرا کوئی ذریعہ اسپر حجاب جہاں میں نہیں جس سے خدا کی ہستی اور کامل صفات پر ایمان آ سکے خدا تعالیٰ کا کامل تصرف اور تدبیر اور تغلیب اور ذرات کائنات کو اپنی مشیت اور ارادہ کے موافق تصریف اور تصرف میں رکھنا اور اس کا صفت تکلم اور سمع اور بصر اور بندوں کے ساتھ تعلق کی صفت سے موصوف ہونا۔ غرض خدا تعالیٰ کی ان صفات پر یقین کبھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک اقتداری پیشگوئیاں سامنے نہ کی جائیں اور پھر وقتوں پر حسب مصالح الٰہیہ پوری نہوں گناہ سوز فطرت جو حرامکاریوں اور بیباکیوں اور گستاخیوں اور رندیوں اور قلاشیوں اور عیاشیوں اور اباحتی چالوں کی زندگی پر موت وارد کر دے کبھی حاصل نہیں ہو سکتی جب تک خدا کی غیرت پر اور اُس کی حرامکاریوں کو بھسم کر دینے والی آگ پر سچا ایمان نہو اور دل بول اُٹھے کہ وہ زندہ اور غیور خدا ہے اور اس کا غضب مجرموں اور عاصیوں کے حق میں تیز دو دھاری تلوار ہے اور یہ ایمان مل نہیں سکتا جب تک اس وجود اور قائم اور قیوم اور حی مقتدر ہونے کا یقین نہ آ جائے اور اس کے لئے

وہی ذریعہ اقتداری پیشگوئی ہے۔ توریت نے بھی یہی نشان بتایا تھا کہ سچا نبی وہ ہوگا جس کے منھ کی باتیں سچی نکلینگی اور قرآن حکیم نے حقیقت کا مدار بالکل ان ہی آیات پر رکھا ہے۔

غرض نفسوں اور خواہشوں کے خلاف ایک تعلیم کا سنوا دینا اور اسپر عمل کرا دینا اور ہزاروں ناپاک عیبوں اور رہزنوں اور کیسہ بردوں کا راہ سے صاف کر دینا۔ آسان بات نہیں۔ کیسی صاف بات ہے کہ اصل مقصود تو خدا کی کتاب کا وہ اخلاقی تعلیم تھی جسپر انسان کی صلاح وفلاح کا دار ومدار ہے پھر غیب کی قادرانہ پیشگوئیاں کرنا اور اپنے مخالفوں کی ہلاکت اور اپنی نصرت کی ہمیشہ خبر دینا اور اپنی چال اور اسپر ضرور ی نصرت اور تائید آسمانی کے مترتب ہونے کی شہادت کے دوسرے منعم علیہم گروہ یعنی نبیوں کی سیرت اور کامیابی کو پیش کرنا جیسا کہ کتاب اللہ ان واقعات سے بھری ہوئی ہے اس کا مطلب کیا ہے بات یہی ہے کہ انسان کی فطرت بغیر انذار اور تبشیر کے کسی کام کے کرنے یا اس سے ہٹنے کیطرف مائل نہیں ہو سکتی یہ ایک ایسا تقاضا ہے جو خالق فطرت نے انسان کی جبلت میں رکھدیا ہے۔ اسی غرض کے پورا کرنے کے لئے بہت زیادہ حصہ خدا کی حکیم کتاب کا منصور وموئد نبیوں کے قصص اور مقتدرانہ پیشگوئیوں سے بھرا ہوا ہے جن سطحی خیال کے فیلسوفوں نے پہلے زمانوں میں اور ان کی کورانہ تقلید سے حال کے لوگوں نے معجزات سے انکار کیا ہے اُنھوں نے خدا کے کلام کے اس پرحکمت نظام میں غور نہیں کی اور سخت نادانی اور دلیری سے کہدیا کہ قرآن کریم میں نہ تو کوئی معجزہ ہے اور نہ کوئی غیب کی پیشگوئی ہے اور زیادہ تر افسوس کی یہ بات ہے کہ وہ اگلی مردہ اور بے برکت کتابوں میں اور قرآن میں کوئی مابہ الامتیاز نہیں بتا سکے۔ مجرد تعلیم پر تو وہ ناز نہیں کر سکتے تھے اس لئے کہ

وہ خوب جانتے تھے کہ اخلاقی تعلیم کے متفرق اجزا معلوم قدامت کے صحیفوں میں بھی موجود ہیں۔ انسانی عقل کی سطح سے بالاتر ہونے اور آسمانی ہونے کے ایک ہی قطعی دلیل تھی اقتداری پیشگوئی جو علوم غیب پر مشتمل ہو اس کا اُنھوں نے انکار کر دیا ایک ظالم نے یہانتک لکھدیا کہ الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون۔ فی بضع سنین

میں کوئی پیشگوئی نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پارسی اور رومی طاقتوں کی قوت کا اندازہ کر کے پولیٹیکل کیسی اٹکل سے بات کہدی۔ کاش وہ ستمگر قرآن کریم کے الفاظ میں غور کرتا تو اس کی سمجھ میں یہ بات بہت جلد آ جاتی کہ خدا کا کلام اس کی پست اور سفلی اٹکل سے بالاتر ہے۔ اور اس نے یومئذ یفرح المومنون بنصر اللہ سے اس پیشگوئی کو دوہری پیشگوئی کر کے دکھانا چاہا ہے کہ یہ پیشگوئی غلبہ روم کی فارس پر انسانی اٹکل نہیں بلکہ خدائے غیب دان مقتدر کے منھ کی بات ہے۔ اس لئے کہ جہاں یہ فرمایا کہ رومی غالب آ جائینگے معاً فرمایا کہ اسی تاریخ کو بیکس مظلوم مسلمان ظالم قریش پر مظفر ومنصور ہو کر خوش وخرم ہونگے۔ (اس پر دیکھو ہمارا مضمون قرآن کریم کی پیشگوئیوں کی حقیقت پر الحکم نمبر ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ میں) غرض یہی سچے معجزات ہیں جن پر عقل کا سائنس کا اور قانون قدرت کا کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ اور یہی ذریعے ہیں جن کی شوکت اور اقتدار کی عظمت کے مقابل خم ہو کر انسان گناہوں کی ناپاک زندگی سے نکل سکتا اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ایمان کی پاک زندگی کے زیور سے آراستہ ہو سکتا ہے

حاصل کلام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مذہبی تعلیم سے اور ان مقتدر ہتھیاروں کے استعمال سے ایک قوم بنائی جو تین صدیوں تک صراط مستقیم پر رہی۔ اور آخر قانون قدرت کے مقتضی سے طبعی طور پر انقلاب آیا پہلے مذہب اور اخلاق میں پھر انہ حکومت

اور سیاست میں خوفناک تغیر پیدا ہوا - اور آج یہ حال ہے جسے ہم دیکھ رہے ہیں - اور اب علی گڈھ سکول اور ندوہ کوشش کرتے ہیں کہ اس کی وہی صورت وشکل بنادیں جو پہلے تھی مگر خدا کے لئے ان سکولوں کے انصار اور موئدین غور کریں کہ کیا وہ انھیں پگھڈنڈیوں پر قدم مار رہے ہیں جنپر اس قوم کے پہلے بانی نے مارا اور اُن کے ہاتھوں میں وہ ذریعے اور ہتھیار ہیں جن کی ترغیب و ترہیب سے قوم کو اُس تعلیم پر مجبور یا مائل کردیں جسے وہ چھوڑ بیٹھے ہیں - یہ تو مسلم بات ہے اور اس کے ثبوت میں دلائل لانے کی کوئی ضرورت نہیں کہ مسلمانوں کی تباہی حد سے نکل گئی ہے - اور اب پھر یہ اُسی آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے ہوگئے ہیں جس سے ایک مبارک اور مقتدر ہاتھ نے انھیں پہلے چھوڑایا تھا - وہی اختلاف اور وہی نزاعیں اور وہی مفاسد - ہوا بالکل نکل چکی ہو ایمان اور مذہب اور عصبیت جو ایک ہی روح رواں اور سٹیم ان میں تھا وہ بھی ٹھنڈا پڑگیا ہے - وہی عیاشی اور فسق و فجور - شراب خوری قمار بازی - اور کاہلی ان میں آگئی ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی عظمت قرآن کی عزت اور خود خدا تعالیٰ کی جبروت اور وقعت دلوں سے اُٹھ گئی ہو - ان باتوں کی تفصیل کی کوئی ضرورت نہیں ہے دل سے یا زبان سے بولنے والے سب کے سب وہ عیوب بیان کرتے ہیں جو فی الواقع ہیں اور اس قوم میں پیدا ہو جاتے ہیں جو خدا کی حجت نیرہ کے ہوتے ہوئے اس کے خلاف چلنے سے خدا کی نظروں سے گر جاتے ہیں - ایجوکیشنل کانفرنس نے بڑی کامیابی حاصل کرلی سینکڑوں کو نہیں ہزاروں کو بی - اے - ایم - اے بنالیا ڈپٹی کلکٹر اور اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بنالیا اور اس کی خواہش اور دلی آرزو کے موافق قوم نیم یورپین بھی بن گئی اس لئے کہ پورے یورپین بن جانے سے تو وہ بھی مایوس ہیں - اور پیر بابا تو مرے سے مدت ہوئی جنازہ بھی پڑھ چکے تھے مگر سوال یہ ہے کہ کیا وہ اُمید کرتے ہیں اور ایسی اُمید کرنے کے وجوہ ان کے پاس ہیں کہ وہ قوم بنجائینگے - جس کے بنانے کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے اور اس کے لئے وہ تدابیر اختیار کی گئیں جو اوپر ذکر ہوچکی ہیں اس قوم کو یا قوموں کو مسلمانوں کے لئے اسوہ قرار دینا اور رات دن ان ہی کی باتوں اور شغلوں کو ان کی آنکھوں کے سامنے مزین کرنا جس کی نگاہ زمین کی سطح تک محدود و مقصود ہے - اور مادی لذت اور عیش اور بطن اور فرج کی شہوتوں کے دائرہ سے ان کی ہمت باہر نہیں جاتی اور آسمان کی طرف کبھی نظر اُٹھا کر نہیں دیکھتے سراسر غلطی ہے - مسلمانوں کو یہ سکھایا گیا ہے کہ دین کو دُنیا پر مقدم رکھیں اور ان مادہ پرست قوموں کی تو یت نظر یہ ہے ان ھی الاحیوتنا الدنیا نموت ونحیا و ما نحن بمبعوثین ان کی رات دن کی کوشش ان کے صنائع ان کی ملک گیری کے منصوبے اور کارروائیاں سب سے اصل غرض یہی ہے کہ رذیل اور سفلہ خواہشیں پوری ہوں - اگر کچھ لوگ ان میں ایسے بھی ہیں جو ملک گیری اور صنائع کے شغلوں میں مبتلا لوگوں سے ذرا اونچا قدم اُٹھاتے اور دکھاتے ہیں کہ وہ آسمانی زندگی بسر کرتے ہیں تو وہ بدقسمتی سے ایک مردہ انسان کی خدائی پر قناعت کئے بیٹھے ہیں بڑا زور دیا جا رہا ہے ہائی ایجوکیشن پر اور کیا کچھ اس کی خاطر کیا جا رہا ہے - بہت خوب اس کی ضرورت سہی اور واقعی ضرورت ہے مگر کیا یہ حق نہیں کہ ایک طرف سے بالکل ذہول ہوگیا ہے یا دانستہ یا اضطراراً پہلوتہی کیا گیا ہے - ان مجلسوں نے سب سے پہلے اس اصل کو ضروری سمجھا ہے اور اس پر ایسا توی ایمان رکھتے ہیں جیسا راستباز خدا کے کلام پر کہ کسی کے ذاتی افعال سے تعرض نہو - شرائع حقہ کی پابندی اور صوم و صلوٰۃ کا التزام فسق و فجور سے اجتناب تقویٰ و طہارت اور تعظیم شعائر اللہ کو اختیار کرنا مجالسوں اور کانفرنسوں میں ان باتوں کا ذکر حرام ہے - جسموں اور قالبوں کا اجتماع ایک مکان میں ہو اور ضرور ہو - روحوں میں خواہ کیسے ہی مختلف درجے اور نوع کے میلان اور جذبات ہوں ایک بے باک زناکار ایک ریزولیوشن پاس کرے اور دُوسرا آب آتشین سے مست ہوا ہوا خواہ اس وقت اس کے مُنھ سے نجاست کی بدبو آتی ہو اور پاؤں مرکز پر ٹھہر نہ سکتے ہوں اس کی تائید کردے ایک ایسا شخص جو اسلام کی سچائی اور پابندی سے کوئی نسبت نہ رکھتا ہو مادی خیال کا آدمی ہو - دھریہ ہو کوئی ہو - نام ہو مسلمانوں کا سا وہ مجلس کا صدر بن جائے - شرط یہ ہے کہ کلب من کلاب الدنیا ضرور ہو اور جیفۂ دنیا سے اسے کافی حصہ ملا ہوا ہو - میں پوچھتا ہوں اور ہر خدا ترس حق پرست کے دل میں ضرور یہ سوال پیدا ہونا چاہیے کہ کیا اس قوم کا آغاز اور ابتدا ایسے ہی بانیوں اور مقدسوں - اور موئدوں اور ناصروں سے ہوئی ہے اور کیا یہ انجمن صلاح و فلاح کے ہیں جواب اختیار کئے گئے ہیں اور سب سے ضروری بات جو مدار ہے تمام کامیابیوں کی اتفاق اور وحدت ہے اس کا اب تک کوئی وجود نہیں اور نہ اس کے اشراط و آثار پائے جاتے ہیں ندوۃ العلماء خدا کے لئے غور کرے کہ کیا اس کا پانوں بھی اُن ہی آثار پر پڑا ہو جو ایجوکیشنل کانفرنس یا علی گڑھ سکول کے رہبروں میں پر لگا گئے ہیں یا اس بزرگ انجمن نے کوئی اور راہ اختیار کی ہے اور اگر کوئی اور راہ ہے تو وہ کیا ہے - میں ان کو اور تمام سچے مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں اس اعلان کے مقصد سوم و چہارم و پنجم و ششم کی طرف جو ندوۃ العلماء کی طرف سے ۱۲ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء میں شائع ہُوا - مقصد سوم ندوہ کی عبارت یہ ہے " اخلاق نبوی کی کامل تعلیم و تربیت کی جائے جس سے ہمارے اطوار اور چال چلن درست ہوں - آپس کی پھوٹ کیجگہ قوت متفقہ سے کام لیا جائے "

(۴) فروعی اور جزئی اختلاف جس نے اسلام کی مضبوط اور مستحکم عمارت کی جڑ کھوکھلی کردی مہذب الفاظ اور مہذب پیرایہ میں ظاہر کیا جائے " (۵) احقاق حق اور ابطال باطل نہایت نرمی اور سہولت سے کیا جائے فتنہ و فساد کی نوبت نہ آئے "

(۶) " وہ خطہ جہاں اسلام کا نور دُھندلکے میں پڑا ہوا ہے اور جہاں اسلام کی حقیقت اور حقانیت سے لوگوں کے دماغ ابتک متاثر نہیں ہوئے وہاں دکھایا جائے کہ اسلام کیا ہے اور اس کے فیوض و برکات کیا ہیں " کیا یہ

باتیں اور یہ مقاصد سرسبز ہو سکتے ہیں۔ ان تجویزوں سے اور ان خود تراشیدہ منصوبوں سے جو اختیار کئے گئے ہیں اخلاق نبوی کس ذریعہ اور اسوہ سے سکھلائے جائیں۔ کون مردمزکی اور مطہر اور صاحب قوت قدسیہ اور صاحب عظیم الشان علامات ہے جو ان اخلاق کو سکھلائے۔ کیا ممکن ہے کہ ان اخلاق سے متخلق ہوئے بغیر اور ان صفات کاملہ حسنہ سے متصف ہوئے بدون کوئی دوسروں کے تزکیہ اور تعلیم کا متکفل ہو سکے۔ اخلاق میں وہ سب شعبے داخل ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک میں دکھلائے گئے اور جو قوم بننے کے لئے ضروری اور بنیادی پتھر تھے اور جیسا ہم بیان کر چکے ہیں آپکو علمی اور عملی رنگ میں خدائے حکیم نے وہی اخلاق اور صفات بخشے جو اس جہان کے انتظام اور اصلاح کے لئے ضروری اور دوسرے عالم کی طیاری اور اہلیت کے حاصل کرنے کے لئے موزوں اور مناسب تھے

اب بڑا سوال یہ ہے کہ ندوہ کس کو یا کس کو پیش کرتا ہے جو محمدیت کے بروز اور مظہر ہونے کا مدعی ہے اور اگر یہ اصلاح گراں معلوم ہو تو یوں سہی کہ آپ کا سچا خلیفہ کونسا ہے جسے پیش نظر رکھکر ندوہ کو امید دلائی گئی ہے کہ وہ مقصد اس سے حاصل ہو جائیگا۔ فروعی اور جزئی اختلافات اور نزاعیں مٹائی جائیں۔ کیونکہ اور کس ذریعہ سے یا کس کے ذریعہ سے کیا کوئی ایسی پُر رعب گمرولکش آواز رکھتا ہے جو قوم کے خطرناک جھگڑوں میں بہت جلد دور آکر زور سے کہے الی الجاھلیة وانا فیکم اور اس آواز کے سنتے ہی سب جوش سرد پڑ جائیں اور تلواریں میانوں میں کر لیجائیں۔ اور مفارقت اور مباغضت معانقہ اور مصافحہ سے بدل جائے۔ عادت اللہ نے دکھایا ہے کہ ایک وجود مفترض الطاعت اور مطاع باذن اللہ کے سوا کبھی اس آگ پر پانی نہیں پڑا جسنے کبھی ہزاروں خاندانوں کو راکھ کر ڈالا تھا۔ اور اب پھر ہماری قوم کے خرمن میں لگ رہی ہے۔ بہتوں نے منہ کی پھونکوں سے اور بعضوں نے آستینوں سے اس آگ کو بجھانا چاہا۔ مگر خدا کا قانون قدرت کسی کے لئے کیونکر بدلجاتا۔ وہ کیونکر بجھتی جب تک آسمانی پانی اس پر نہ پڑتا جس کی فطرت آتش کے لئے بنائی گئی ہے اور جس کے برسنے کے بعد سچی اور صاف آواز آتی ہے وکنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منھا اور فاصبحتم بنعمته اخوانا یاد رکھو اگر آج زہر وہی پھیلی ہوئی ہے اگر وہی مفاسد اور عیوب قوم میں پیدا ہو گئے ہیں جو اس وقت تھے جبکہ پاک اور مقدس ہادی (صلی اللہ علیہ وسلم) مبعوث ہوا تو آج بھی پھر اسی کے دوبارہ آنے کی ضرورت ہے جو اس وقت اصلاح قوم کے لئے قائم ہوا اور جس نے اپنی عملی کامیابی پر مہر لگا دی۔ عجیب بات ہے اور ہمارے علماء پر اور بھی تعجب ہے کہ وہ کیوں اس سہل بات کو نہیں سوچتے کہ اتنا تو سب تسلیم کر چکے ہیں کہ اس جاہلیت نے پھر دوبارہ دنیا میں سر نکالا ہے مسجدوں اور خانقاہوں میں عجائب خانوں کیطرح انسانوں کے ڈھیر بھرے ہوئے ہیں مگر روح نہیں۔ خدا تعالیٰ پر وہ ایمان نہیں وہ راستی اور تقویٰ و طہارت نہیں وہ شریعت حقہ کی پابندی نہیں۔ بیباکی اباحت۔ دہریت اور فسق کا مرض عالمگیر ہو رہا ہے پھر باوجود اس بات کے تسلیم کرنے کے اور مرض کے تشخص ہو جانے کے الٹا علاج کیوں کیا جاتا ہے۔ کیوں اسی پہلے نسخہ کی طرف توجہ نہیں کیجاتی؟

اور اگر یہ مقصود ہے اس اختلاف کے مٹانے سے کہ سب لوگ نفاق اور مداہنہ سے زندگی بسر کریں اور عقائد اور ایمانیات کی عصبیت اور جوش کی گردن ماردیں۔ ایک محوی یاد کار اجہ سینہ میں خدا کے قدوسیوں کا بغض اور عداوت اور جوش تبرا لیکر ندوہ کا پریزیڈنٹ ہو اور وہاں ان قدوسیوں کے ذکر سے زبان آشنا نہو تو کامیابی معلوم بڑی غلطی ہے یورپ کی نظیر کو پیش کرنا ان لوگوں کا معاملہ اور ہے اور تمہارا معاملہ جن کو روشن کتاب اور باہرہ حجت دی گئی اور ہے تم اس کتاب کے اصول کو قائم کرنے اور نبی کریم کی سچی عزت کو بحال کرنے کے بغیر کبھی سرسبز نہو سکو گے۔ ان پہلوؤں اور نقالیوں سے یقیناً خدا کا غضب بھڑکیگا۔ سب سے پہلے مداہنہ کی تدبیر پر عمل کرنیکا میلان اس شخص میں پیدا ہونا چاہئے تھا اور تمہارے علی زعم کے موافق سے ضروری تھا جسکو غیور خدا نے کہا ودوا لو تدھن فیدھنون میں ندوہ کے اس عالمانہ فقرہ کا مطلب بجھ نہیں سکا کہ فروعی اور جزئی اختلاف کو مہذب الفاظ اور مہذب پیرایہ میں ظاہر کیا جائے۔ مسلمانوں کے عقائد اور مذہب اور ایمان کی دلوں میں رچی ہوئی باتوں پر کچھ لکھا جائے اور پھر ایک قوم بن جائیں اور اشتعال میں نہ آئیں یا منت سماجت کرکے اور ہاتھ جوڑ کے ہر ایک مذہب اور مشرب کو کہہ دیا جائے کہ عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود وہ کونسے الفاظ ہیں اور مہذب الفاظ جسنے مثلاً منکران خلفائے راشدین کو سمجھایا جائیگا کہ تمھاری راہ درست نہیں اور تم خدا کے فعل اور قول کا اختلاف کرتے ہو۔ جبکہ وعدہ استخلاف سے جو خدا کا قول ہے اور حضرت صدیق کو خلیفہ بلافصل بنا دینے سے جو خدا کا فعل ہے منہ پھیرتے ہو یا فریق ثانی کو کہا جائیگا کہ امامت بلافصل لاریب حق حضرت علی کا تھا۔ مگر وہ ناتوان تھے بیکس تھے۔ ناچار ان کا حق غصب کیا گیا اور ایسا ہی مقلدوں اور غیر مقلدوں کے نزاع کا فیصلہ کیا جائیگا۔ اور وہ کونسے مہذب الفاظ ہیں مثلاً جن کی وساطت سے بڑی ملامت اور ملاطفت کے ساتھ ایک خوفناک سکول کی پیرو یا مداح ذریت کو کہا جائیگا کہ نمازوں کی پابندی ضروری شے ہے۔ اور روزے خدا تعالیٰ کا فرض ہیں انسان مسلم پر اور سچی طہارت اور تقویٰ اور خشیت اور انابت ایک مسلمان کا تمغہ ہیں۔ یہ اباحتی اور بے قید زندگی جو تم نے اختیار کر رکھی ہے اور صورت و سیرت سنت حقہ محمدیہ کے خلاف بنا رکھی ہے یہ مناسب نہیں* میں باادب ندوہ کے محترم علماء سے پوچھتا ہوں کہ وہ اسلوب اور منہاج تو از راہ کرم بیان فرمائیں جن سے وہ فروعی اور جزئی اختلاف کو مٹائینگے۔ کیا ایسی غلطی تجویز کو پیش کرنے

* نوٹ ملاحظہ ہو صفحہ ۸ کالم اول کے آخر حصہ میں۔

باتیں اور یہ مقاصد سرسبز ہو سکتے ہیں۔ ان تجویزوں سے اور ان خود تراشیدہ منصوبوں سے جو اختیار کئے گئے ہیں اخلاق نبوی کس ذریعہ اور اسوہ سے سکھائے جائیں۔ کون مرد فرد کی اور مظہر اور صاحب قوت قدسیہ اور صاحب نشان و علامات ہے جو ان اخلاق کو سکھلائے۔ کیا ممکن ہے کہ ان اخلاق سے متخلق ہوئے بغیر اور ان صفات کاملہ حسنہ سے متصف ہوئے بدون کوئی دوسروں کے تزکیہ اور تعلیم کا متکفل ہو سکے۔ اخلاق میں وہ سب شعبے داخل ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک میں دکھائے گئے اور جو قوم بننے کے لئے ضروری اور بنیادی پتھر تھے اور جیسا ہم بیان کر چکے ہیں آپ کو علمی اور عملی رنگ میں خدائے حکیم نے وہی اخلاق اور صفات بخشے جو اس جہان کے انتظام اور اصلاح کے لئے ضروری اور دوسرے عالم کی طیاری اور اہلیت کے حاصل کرنے کے لئے موزوں اور مناسب تھے اب بڑا سوال یہ ہے کہ ندوہ کن کو یا کس کو پیش کرتا ہے جو محمدیت کے بروز اور مظہر ہونے کا مدعی ہے اور اگر یہ اصلاح گراں معلوم ہو تو یوں سہی کہ آپ کا سچا خلیفہ کونسا ہے جسے پیش نظر رکھ کر ندوہ کو امید دلائی گئی ہے کہ وہ مقصد اس سے حاصل ہو جائیگا۔ فروعی اور جزئی اختلافات اور نزاعیں مٹائی جائیں یہ کیونکر اور کس ذریعہ سے یا کس کے ذریعہ سے کیا کوئی ایسی پُر رعب مگر دلکش آواز رکھتا ہے جو قوم کے خطرناک جھگڑوں میں بہت جلد ور آکر زور سے کہے الی الجاهلیة وانا فیکم اور اس آواز کے سنتے ہی سب جوش سرد پڑ جائیں اور تلواریں میانوں میں کر لیجائیں۔ اور مفارقت اور مباغضت معانقہ اور مصافحہ سے بدل جائے۔ عادت اللہ نے دکھایا ہے کہ ایک وجود مفترض الطاعت اور مطاع باذن اللہ کے سوا کبھی اس آگ پر پانی نہیں پڑا جسنے کبھی ہزاروں خاندانوں کو راکھ کر ڈالا تھا۔ اور اب پھر ہماری قوم کے خرمن میں لگ رہی ہے۔ بہتوں نے منہ کی پھونکوں سے اور بعضوں نے آستینوں سے اس آگ کو بجھانا چاہا۔ مگر خدا کا قانون قدرت کسی کے لئے کیونکر بدلجاتا۔ وہ کیونکر بجھتی جب تک آسمانی پانی اس پر نہ پڑتا جس کی فطرت آتش کے لئے بنائی گئی ہے اور جس کے برسنے کے بعد سچی اور صاف آواز آتی ہے وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منها اور فاصبحتم بنعمته اخوانا یاد رکھو اگر آج زہر وہی پھیلی ہوئی ہے اگر وہی مفاسد اور عیوب قوم میں پیدا ہو گئے ہیں جو اس وقت تھے جبکہ پاک اور مقدس ہادی (صلی اللہ علیہ وسلم) مبعوث ہوا تو آج بھی پھر اسی کے دوبارہ آنے کی ضرورت ہے۔ جو اس وقت اصلاح قوم کے لئے قائم ہوا اور جس نے اپنی عملی کامیابی پر مہر لگا دی۔ عجیب بات ہے اور ہمارے علماء پر اور بھی تعجب ہے کہ وہ کیوں اس سہل بات کو نہیں سوچتے کہ اتنا تو تسلیم کر چکے ہیں کہ اس جاہلیت نے پھر دوبارہ دنیا میں سر نکالا ہے مسجدوں اور خانقاہوں میں عجائب خانوں کی طرح انسانوں کے ڈھیر بھرے ہوئے ہیں مگر روح نہیں۔ خدا تعالیٰ پر وہ ایمان نہیں وہ راستی اور تقویٰ و طہارت نہیں وہ شریعت حقہ کی پابندی نہیں۔ بیباکی اباحت۔ دہریت اور فسق کا مرض عالمگیر و با ہو رہا ہے پھر باوجود اس بات کے تسلیم کرنے کے اور مرض کے مشخص ہو جانے کے الٹا علاج کیوں کیا جاتا ہے۔ کیوں اسی پہلے نسخہ کی طرف توجہ نہیں کیجاتی *

اور اگر یہ مقصود ہے اس اختلاف کے مٹانے سے کہ سب لوگ نفاق اور مداہنہ سے زندگی بسر کریں اور عقائد اور ایمانیات کی عصبیت اور جوش کی گردن مار دیں۔ ایک محمود آباد کا راجہ سینہ میں خدا کے قدوسیوں کا بغض اور عداوت اور جوش تبرا لیکر ندوہ کا پریزیڈنٹ ہو اور وہاں ان قدوسیوں کے ذکر سے زبان آشنا نہ ہو تو کامیابی معلوم بڑی غلطی ہے یورپ کی نظیر کو پیش کرنا ان لوگوں کا معاملہ اور ہے اور تمہارا معاملہ جن کو روشن کتاب اور باہرہ حجت دی گئی اور ہے تم اس کتاب کے اصول کو قائم کرنے اور نبی کریم کی سچی عزت کو بحال کرنے کے بغیر کبھی سرسبز نہ ہو سکو گے۔ ان بیہودگیوں اور تقالیوں سے یقیناً خدا کا غضب بھڑکیگا۔ سب سے پہلے مداہنہ کی تدبیر پر عمل کرنیکا میلان اس شخص میں پیدا ہونا چاہیئے تھا اور تمہارے علمی زعم کے موافق سے ضروری تھا جسکو غیور خدا نے کہا ودوا لو تدهن فیدهنون میں ندوہ کے اس عالمانہ فقرہ کا مطلب سمجھ نہیں سکا کہ فروعی اور جزئی اختلاف کو مہذب الفاظ اور مہذب پیرایہ میں ظاہر کیا جائے۔ مسلمانوں کے عقائد اور مذہب اور ایمان کی دلوں میں پکی ہوئی باتوں پر کچھ لکھا جائے اور پھر ایک قوم بن جائیں اور اشتعال میں نہ آئیں یا منت سماجت کر کے اور ہاتھ جوڑ کے ہر ایک مذہب اور مشرب کو کہہ دیا جائے کہ عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود وہ کونسے الفاظ ہیں اور مہذب الفاظ جنسے مثلاً منکران خلفاء راشدین کو سمجھایا جائیگا کہ تمہاری راہ درست نہیں اور تم خدا کے فعل اور قول کا اختلاف کرتے ہو۔ جبکہ وعدہ استخلاف سے جو خدا کا قول ہے اور حضرت صدیق کو خلیفۂ بلافصل بنا دینے سے جو خدا کا فعل ہے منہ پھیرتے ہو یا فریق ثانی کو کہا جائیگا کہ امامت بلا فصل لاریب حق حضرت علی کا تھا۔ مگر وہ ناتواں تھے بیکس تھے۔ ناچار ان کا حق غصب کیا گیا اور ایسا ہی مقلدوں اور غیر مقلدوں کے نزاع کا فیصلہ کیا جائیگا۔ اور وہ کونسے مہذب الفاظ ہیں جن کی وساطت سے بڑی ملائمت اور ملاطفت کے ساتھ ایک خوفناک سکول کی پیرو یا مداح ذریت کو کہا جائیگا کہ نمازوں کی پابندی ضروری شے ہے۔ اور روزے خدا تعالیٰ کا فرض ہیں انسان مسلم پر اور سچی طہارت اور تقویٰ اور خشیت اور انابت ایک مسلمان کا نمونہ ہیں۔ یہ اباحتی اور بے قید زندگی جو تم نے اختیار کر رکھی ہے اور صورت و سیرت سنت حقہ محمدیہ کے خلاف بنا رکھی ہے یہ مناسب نہیں۔ میں باوب ندوہ کے محترم علماء سے پوچھتا ہوں کہ وہ اسلوب اور منہاج تو از راہ کرم بیان فرمائیں جن سے وہ فروعی اور جزئی اختلاف کو مٹائینگے۔ کیا اس لفظی تجویز کو پیش کرنے

* نوٹ ملاحظہ ہو صفحہ ۸ کالم اول کے آخر حصہ میں۔

اور پاس کرنے کے وقت ان کی ضمیروں نے یقین کر لیا کہ یہ مبارک تجویز ہے۔ اور ضرور عمل میں آجائیگی اور اس تاریکی کے وقت میں یہ تجویز نور کا کام دیگی پھر اس پیچدار بات کا مطلب سوا اس کے کیا ہو سکتا ہے کہ جزئی فروعی اختلافات کا مذکور ہی درمیان نہ آنے پائے۔ مگر یہ ناممکن ہے اور ابد تک ناممکن ہے۔ پھر کیا ندوہ یقین کرتا ہے کہ ایک عالم یا عالموں کے اپنے منصوبے اور جوڑ توڑ ایسے تتر بتر ہو چکے ہوئے گلہ کو ایک میدان میں ایک عصا کے نیچے فراہم کرینگے اور کیا کوئی اُس کی نظیر ہے اسلام اور مسلمانان کی تاریخ میں بجز اس مبارک قرن کے جس میں لا معلوم زمانوں کے مختلف الآرا دشمن جانی دوست بنگئے۔ اگر واقعی یہ احساس ندوہ کے دردمند دل کو ہوا ہے کہ اس اختلاف سے اسلام کی جڑ کھوکھلی ہو گئی ہے۔ اس کے علاج اور تدارک مافات کے لئے سچی اور حقیقی راہ پر قدم مارنے کی فکر کرے اور اگر علی گڑھ کے کانفرنس کی طرح رزولوشن بازی ہی مقصود ہے تو وہ جانے اور اس کا کام پانچواں مقصد بھی میں نہیں سمجھ سکتا۔ جذبات کے مغلوب اور پُر جوش لوگ کیوں کر اس کام سے عہدہ برآ سکتے ہیں۔ اس مقصد کا اور چھپے مقصد کا انجام اور مطلب ایک ہی ہے۔ احقاق حق اور ابطال باطل کیلئے

میں توجہ ندوہ کو متوجہ کرتا ہوں مسٹر شاہدین بیرسٹر ایٹ لا ازحال جج چیف کورٹ لاہور کے اس لیکچر کیطرف جو آپ نے علیگڑھ کالج کے بانی کے عرس پر لاہور میں دیا اور جسے مختصر اً سول ملٹری گزٹ نے ۱۹ جولائی ۱۹۱۱ء کے پرچہ میں چھاپا؟ اس بیرسٹر کو مسلمانوں کی ذریت کا تربیت کنندہ اور قابل فخر نمونہ کہا گیا ہے اس بیرسٹر کو ایجوکیشنل کانفرنس نے بھی اپنی اعلیٰ پاک مسند پر جگہ دی اور سرفراز کیا خدا کا خدا کے برگزیدہ رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام انبیاء اور ابرار اُمت کا اور بالآخر دین حق کی عزت کا واسطہ دیکر میں ندوہ کیخدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اس لیکچر کو پڑھیں اور غور کریں کہ کیا اسلام کی عزت اور نبی عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کھوئی ہوئی عزت ان لیکچراروں اور قوم کے حامیوں سے پھر بحال ہو گی۔ اور کیا ندوہ اس لیکچرار کے فعل اور قول سے متفق ہے۔ اور اگر مخالف ہے تو اس کا اثر قوم کی نئی ذریت کے دلوں سے مٹانے کے لئے اس نے کیا انتظام کیا ہے اور کیا اس اجلاس میں اس پر نوٹس لیا گیا ہے [illegible]

ہے اور کن ذریعوں سے ہو سکتا ہے ندوہ نے بیان نہیں کئے اور ممکن ہے بلکہ یقین ہے کہ ان مشکلات پر کبھی غور بھی نہ کی ہو گی۔ جو اس راہ میں راستبازوں کو پیش آتی ہیں۔ آج وہ کون حق ہے جسے وہ پیش کرنا چاہتے ہیں اور وہ کونسا باطل ہے جس کو تباہ و نابود کرنا چاہتے ہیں۔ سب سے بڑا اور اعلیٰ حق یہی ہے کہ خدا کی صفات کاملہ میں کسی مخلوق کو شریک نہ سمجھا جائے۔ اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو خدا کے بعد تمام مخلوقات سے برتر مانا جاوے لا انتہا مسلمانوں نے حضرت عیسیٰ کو ابدی زندہ اور محیی اور ممیت اور شافی اور غیب داں خدا تعالیٰ کی طرح مان رکھا ہے اور یوں اس کی الوہیت کو تسلیم کر کے نصرانیوں کے شرک عظیم کی مدد کر رہے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت اہانت اور تذلیل کی جاتی ہے کہ وہ مردہ زیر زمین مدفون ہیں۔ اور حضرۃ عیسیٰ زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ عیسائیوں کے ہاتھ میں یہ کاری حربہ خود مسلمانوں نے دیا ہے جس سے عیسائی خود اُن کو ذبح کر رہے ہیں۔ چنانچہ تھوڑے دن ہوئے لاہور کے بشپ بہادر نے اپنے ایک لیکچر میں جسکے سامعین میں سینکڑوں مسلمان تھے مسلمانوں پر خود ان کے اس مسئلہ سے حجت ملزمہ قائم کی اور کہا کہ ایک مٹی میں مل گئے ہوئے انسان میں اور آسمان پر بیٹھے ہوئے وجود میں کوئی فرق بھی تو ہے؟ اور آخر اس سے مسیح کی الوہیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر استدلال کیا اور اس اعتقاد کے رکھنے والوں میں سے ایک نے بھی اُٹھ کر اس کے دانت نہ توڑے۔ اور مسیح کی عزت اور رسول کامل خاتم النبیین کی ذلت کو شیر مادر کی طرح پی گئے۔ ہاں تو کیا ندوہ طیار ہے کہ اس حق کا احقاق کرے اور بڑا باطل اس وقت حضرت مسیح کی زندگی کا اعتقاد ہے؟ جس سے کروڑوں آدمیوں نے انھیں خدا بنا رکھا ہے۔ اور اس اعتقاد کی اشاعت میں حد سے زیادہ جوش اس انسان کی پرستار قوم کے دل میں ڈالا گیا

ہے سب سے بڑا فتنہ جس کی نسبت قرآن نے کپکپا دینے والے الفاظ میں خبر دی کہ تکاد السموات یتفطرن منہ و تنشق الارض و تخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمٰن ولدا۔ اور بڑا بھاری مفسدہ جس نے پاکیزگیوں اور راستیوں یا یوں کہو کہ اسلام کی جڑ کھوکھلی کر دی ہے فتنہ عیسیٰ پرستی کا ہے اور اس کی جڑ ہے عیسیٰ کی زندگی یعنی جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر زندہ جانا اس کا مان لینا اس کی جڑ کاٹنا اسلام کو سرسبز کرنا اور مسیح کو مردہ ثابت کرنا اسلام میں روح پھونکنا ہے۔ یا ندوہ ناواقف نہیں یا کم سے کم کوئی ایک فرد اس کا تو ضرور واقف ہو گا کہ چھ کروڑ سے زیادہ رسالے اور کتابیں عیسیٰ پرست یا مردہ پرست قوم نے اسلام اور پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تذلیل و تسفیق میں لکھی ہیں اور یہ دجل اور سفید جھوٹ کنواریوں کے خدروں تک میں داخل ہو گیا ہے اور ایک آشوب رستخیز اس سے برپا ہو گیا ہے۔ کیا ندوہ اس باطل کے زہریلے سانپ کا سر کچلنے کو طیار ہے۔ پھر بہت عظیم الشان حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات میں کوئی نقص اور عیب روا رکھا نہ جائے اس کی پاک ذات کی نسبت اعتقاد رکھا جائے کہ وہ ہمیشہ سے متکلم اور مدبر بالارادہ متصرف اور سمیع و بصیر ہے۔ اس کی صفت تکلم پر کسی زمانہ میں مہر نہیں لگ سکتی۔ اس لئے کہ یہ اس کی شان میں منقصت کو روا رکھنا ہے۔ اس لئے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کی دعا میں صاف ارشاد فرمایا ہے کہ منعم علیہم جماعت کے تمام کمالات کے دروازے سدا کھلے رہینگے۔ اور تاکید فرمائی ہے کہ سب مسلمان یہ دعا مانگا کریں اور بڑا انعام اس کا وہ فیوض اور برکات ہیں جن کا نام ہے مکاشفہ اور وحی اور رویائے صادقہ اور یہی ورثہ ہے ان لوگوں کی جن پر انعام کیا گیا۔ اس لئے کہ اس انعام کے بغیر وہ یقین اور زندہ ایمان مل نہیں سکتا جو گناہ کے پُر زور جذبات پر انسان کو غالب کر دے۔ اور اگر ایک طرف تو ان

فیوض پر مہر لگ چکی تھی اور خدا تعالیٰ کی وہ صفات اس حد تک پہنچکر ساکن ہو گئیں تھیں تو پھر یہ دعا نعوذ باللہ ایک دھوکا اور جھوٹے دل خوش کن الفاظ سے زیادہ نہیں ہوگی۔ اور یہ منقصت ہے صفات باریتعالیٰ میں۔ اور یہ اعتقاد کرنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو گئی اور اس کے ساتھ آپ کے تمام فیوض اور برکات بھی منقطع ہو گئیں اور آئندہ کے لئے نعوذ باللہ دوسرے لوگوں اور مذہبوں کی طرح آپ کی نبوت بھی مر گئی اور آپ کی صفات عالیہ اور برکات اسنیٰ کی قائم مقامی یا مظہر و بروز کی راہ بالکل مسدود ہو گئی اس دعا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کی تکذیب ہوگی اور خدا تعالیٰ کی پاک اور کامل صفات کی سخت ہتک ہوگی اور خدا تعالیٰ کی پاک اور کامل صفات کی سخت ہتک ہوگی اور بڑا بھاری حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ملائکہ واقعی خارج میں ایک مخلوق ہے جسے خدا نے ایمانیات میں داخل کیا ہے۔ اور جبرئیل علیہ السلام ملکہ نانی ایک قوت قوائے انسانی میں سے نہیں۔ بلکہ ایک جدا مخلوق ہے اور قانون قدرت کے موافق خدا کے یہ وسائط ہیں اور یہ وسائط ایسے ہی ہیں جیسے جسمانی عالم میں خدا کے فیوض اور فضلوں کے پہنچانے کے لئے قوائے طبعی مثلاً چاند سورج ستارے اور دیگر مادی اشیاء وسائط ہیں اور یہ وسائط خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ اور توحید کی شان پر کوئی زد اور حملہ نہیں۔ اور بڑا حق یہ ہے کہ دعا حق ہے۔ اور ایک سبب قوی ہے۔ منجملہ ان اسباب کے جو مقاصد مطالب کے برلانے کے لئے خدا تعالیٰ نے حسب قانون قدرت بنائے ہوئے ہیں۔ اور دعا لاریب ایک علت قویہ ہے معلومات کے لئے اور بقول ایک سطحی خیال کے زمینی آدمی کے نری خوش کن خشک عبادت نہیں۔ اور مثلاً بڑا حق یہ ہے کہ خدا کے مرسلوں اور ماموروں اور مبعوثوں کے صدق کے بڑے بھاری نشان اور علامت معجزات اور خوارق آیات ہیں۔ اور وہ ہیں اقتداری پیشگوئیاں جو علوم غیبیہ پر مشتمل ہوتی ہیں اور سب ان کے خدا کا مخفی اور نہاں در نہاں چہرہ اس جہان میں کبھی نظر نہیں آسکتا۔ کیا ندوہ تیار ہے کہ ان حقوں کا احقاق کرے۔ اور ان کے مبطلوں کا سر کچلے۔ بہت خوب اگر ایسے بھاری کام کا بیڑا ندوہ نے اٹھایا ہے تو خدا مبارک کرے مگر افسوس اب تک تو ندوہ کی رفتار اس راہ پر نظر نہیں آتی۔ جو احقاق حق اور ابطال باطل کی ایک ہی مستقیم راہ ہے۔ پھر سوال یہ ہے کہ کیا دکھا کر احقاق حق اور ابطال باطل کرینگے اور ان خطوں میں جہاں ابتک اسلام کا نور نہیں گیا کونسی فضیلت اسلام کی اور دوسرے مذاہب باطلہ اور اس میں مابہ الامتیاز پیش کرینگے۔ تمام مذاہب باطلہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے مذاہب اور مذاہب کے انصار و خدام اقتداری نشان دکھانے سے قاصر ہیں اور وہ اسی یقین کو شائع کرتے ہیں کہ خوارق عادت کا وجود پچھلے زمانوں کے لئے تھا۔ اب نہ کوئی اس کی ضرورت ہے اور نہ کسی میں قدرت ہے۔ اور اس وقت تمام مسلمان بھی یہی اعتقاد رکھتے ہیں کہ کمالات نبوت سب ختم ہو گئے اب نہ تو غیب کے حقائق پر مشتمل اقتداری پیشگوئی کوئی کر سکتا ہے اور نہ ہی اس کی راہ مفتوح ہے۔ خدا کی صفت کلام اور وحی اور الہام پر مہر لگ چکی ہے ایک نیچری پیر مرد جیسے اس حقیقت حقہ سے منکر ہے جو کہتا ہے کہ کمالات نبوت میں کسی کو سچا جانشین جاننا شرک فی النبوت ہے۔ اور درحقیقت نبوت کو خشک بے اثر اور متعدی اور مردہ مان کر شرک عظیم کا مرتکب ہو چکا ہے۔ اور اپنی تحریروں میں مجنوں اور نبی کے تخیلات میں کوئی واضح فارق اور جلی امتیاز نہ دکھا سکنے سے اس بات کا مجرم ٹھہر گیا ہے کہ نبی کو فوق عادت پائے کا انسان ثابت نہیں کر سکا۔ ویسے ہی اہل حدیث اور دیگر مسلمان قولاً یا عملاً اس کے منکر ہیں اور بڑے جوش سے اقرار کرتے ہیں کہ خلافت محمدیہ یا بروز محمدی یا زندہ نبوت بے معنی اور بے ضرورت باتیں ہیں

دوسرے مذاہب مثلاً عیسائی اور آریہ بھی اپنے مذہب کی صداقت اور حقیقت کے لئے دلائل دیتے اور ہزاروں صفحے سیاہ کرتے ہیں اور تقریروں میں بھی ان کی زبانیں تھکنے میں نہیں آتیں اسی طرح مسلمان بھی لفظی دلائل اور مباحثات پر اکتفا کرنے کے بغیر اور کوئی چارہ نہیں دیکھتے۔ اب سوال یہ ہے کہ اسلام میں اور ان مذاہب میں مابہ الامتیاز کیا ہے جیسے بے فیض اور خشک اور بے برکت وہ مذاہب باطلہ ہیں ویسا ہی اس رنگ میں اسلام ہوا ایک ہی مابہ الامتیاز تھا یعنی زندہ خدا کا نشان جس کے دکھانے کی توفیق باطل کے پرستار ہاتھوں کو کبھی نہیں دی گئی اور نہ دیجائیگی۔ جیسا کہ خدا کی پر حکمت کتاب فرماتی ہے۔ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول سو اس کے وجود سے تمام بے برکت اور استخواں پرست قوموں کی طرح منکر ان ندوہ اور دیگر مسلمان بھی منکر ہیں جبکہ یہ حال ہے تو اب میں ندوہ سے بادب عرض کرتا ہوں کہ آپ یورپ میں سید احمد خاں والا اسلام پیش کرینگے جس میں خدا کو محض بیکار اور عضو معطل دکھایا گیا ہے۔ وحی سے انکار۔ دعا سے انکار۔ ملائکۃ اللہ سے انکار اور خدا کی پیشگوئیوں اور خوارق عادات سے انکار ہے اور قرآن کریم کو ایک روکھی اور پھیکی کتاب ثابت کیا گیا ہے۔ یا کیا آپ اہل حدیث والا اسلام پیش کرینگے جیسا کہ اہل حدیث کے ایک ایڈوکیٹ نے لاہور کے جلسہ اعظم مذاہب میں کہا اور افسوس سے اعتراف کیا کہ اب اسلام میں کوئی ایسا شخص نہیں جو کوئی مقتدرانہ نشان دکھلا سکے اور خرق عادات امور اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوں۔ اس طرح اس نے اسلام کو پورا بے برکت اور بے اثر ثابت کیا یا آپ ان سجادہ نشینوں اور فقرا اور صوفیوں کا اسلام پیش کرینگے جنہوں نے باوجود اقرار کرنے ختم نبوت کے ہزاروں نبوتیں تراش لی ہوئی ہیں۔ اور خاتم النبیین کی سنت ثابتہ صحیحہ کو چھوڑ کر لا